www.KitaboSunnat.com

دینی تعلیم

کی اہمیت وفضیلت اور

حصول علم کے بعض اہم آداب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دینی تعلیم

کی اہمیت وفضیلت اور

حصول علم کے بعض اہم آداب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال رسول اللہ ﷺ

" بَدَأَ الإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ "

(صحیح مسلم ' کتاب الإیمان ' باب بیان أن الإسلام بدأ .. بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : (دین سے وابستہ افراد کی کمی اور دین کے مددگاروں کی کمزوری کی وجہ سے لوگوں کے درمیان) بڑے تعجب و اجنبیت کے ساتھ اسلام کی شروعات ہوئی' اور عنقریب (دین سے وابستہ افراد کی کمی اور دین کے مددگاروں کی کمزوری کی وجہ سے ہی) اسلام دوبارہ اجنبی ہو جائے گا' تو اجنبیت کا سامنا کرتے ہوئے دین پر قائم رہنے والوں کے لیے بڑی قابل رشک خوش خبری (جنت ' جنت کا ایک طویل سایہ دار درخت کی بشارت) ہے۔

دینی تعلیم

کی اہمیت وفضیلت

اور حصول علم کے بعض اہم آداب

بقلم

سید حسین بن عثمان عمری مدنی حفظہ اللہ

تقریظ ومراجعہ

محقق ومصحح ڈاکٹر/ ابوعبداللہ محمد العمری حفظہ اللہ مدیر مرکز الامام ابن حجر حیدرآباد

نظر ثانی

داعی اسلام ڈاکٹر/ سعید احمد عمری' مدنی حفظہ اللہ مؤسس مرکز دار البر پڈنہ

صفوۃ العلماء فضیلۃ الشیخ/ ارشد بشیر عمری' مدنی حفظہ اللہ فاؤنڈر اینڈ ڈائریکٹر آسک اسلام پیڈیا

ماہر لسانیات وترجمان لغات ڈاکٹر/ محمد عمران اعظمی عمری حفظہ اللہ

سابق مصحح دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کا نام : دینی تعلیم کی اہمیت وفضیلت
اور حصول علم کے بعض اہم آداب

مولف : سید حسین بن عثمان عمری مدنی حفظہ اللہ

نظر ثانی : متعدد علمائے کرام

قیمت : Rs 50/-

صفحات : 56

سن اشاعت : شوال/1435ھ م اگست 2014ء

تعداد اشاعت : ایک ہزار

رابطے کے لیے : +91- 9700237800

hussainbinosman@gmail.com
ihyaussunnah.society.hyd@gmail.com
www.ihya-us-sunnah.com
contact@ihya-us-sunnah.com

گرافکس ڈزائنر: زبیر گرافکس www.zubairgraphics.com

شائع کردہ : كُلِّيَةُ التَّوحِيدِ وَالسُّنَّةِ۔
العلم فاؤنڈیشن 261/A , MLA COLONY,
ROAD NO : 12,BANJARA HILLS, HYD 34.

© All rights reserved

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
1	تقریظ ومراجعہ از : ابوعبداللہ محمد عمری حفظہ	6
2	تقدیم ومراجعہ از : سعید احمد عمری مدنی حفظہ	6
3	پیش لفظ	7
4	اسلامی تعلیم کا حکم	8
5	اسلامی تعلیم کی اہمیت وفضیلت	10
6	ضروری علم نفل عبادت سے افضل ہے	18
7	دینی علم سے غفلت اور دنیوی علوم میں رغبت	20
8	دینی علم سے غفلت علامت قیامت اور ہلاکت انسانیت	22
9	حصول علم کے بعض اہم آداب :	23
	1 اخلاص	23
	2 تقویٰ اور تزکیہ	24
	3 بے باکی اور تواضع	25
	4 مکمل توجہ	26
	5 محنت ومشقت	27
	6 وقت کی قدر	28
	7 بلند ہمتی	32
	8 خودداری وجفاکشی	34
	9 احتیاط وعلمی تواضع	36
	10 ترجیحات علم	37
	11 اساتذہ کا انتخاب	37
	12 علماء کا احترام	43
	13 عمل	44
	14 دعا	46
10	خلاصہ	48
11	فہرست مراجع	49

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ و مراجعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ولا عدوان إلا على الظالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين وعلى آله وأصحابه أجمعين أما بعد

علم کی ترویج میں لکھنا باعث سعادت ہے اور یہ انسان کی فلاح و بہبودی کا ضامن ہے اللہ ﷻ اس سے ہم سب کو فیض پہنچائے آمین۔

یہ حقیقت واضح ہے کہ اپنی تحریر کو قیمتی اور مفید بنانے کی خاطر علمائے اجلاء نے ایک دوسرے کی ہمت افزائی کی ہے اس سلسلے میں علم کے شہسوار جناب فضیلۃ الشیخ سید حسین المدنی حفظه الله وضاعف جهوده قابل تحسین و تبریک ہیں کہ اپنی گراں قدر تحریروں کے ذریعے علم و علماء کے انضمام کے ساتھ قافلہ خدمت دین کو آگے بڑھانے میں کوشاں ہیں ان کے اس اقدام کو بے حد پسند کیا جاتا ہے اور ان کے لیے دلی دعائیں کی جاتی ہیں کہ اللہ ﷻ امت مسلمہ کے اس ذرنایاب کو ہر میدان میں کامیابی و ترقی عطا فرمائے دن بدن روز افزوں مقبولیت حاصل ہو اور لکھنے والوں کی صف اولیں میں آپ کو کھڑا کرے آمین یارب العالمین۔

بقلم العبد الفقير إلى الله د/محمد العمري حفظه الله

مدير مركز الإمام ابن حجر للعلم والثقافة وخدمة السنة المطهرة بحيدر آباد الدكن الهند۔

تقدیم و مراجعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الأمين وعلى آله وصحبه أجمعين. أما بعد:

آداب طلب علم کا خلاصہ کل چھ چیزیں ہیں: **أول العلم حسن النية ثم الأخذ ثم الحفظ ثم الفهم ثم العمل ثم النشر** یعنی حسن نیت کے ساتھ علم کا آغاز کریں، ایک اچھے استاذ سے علم حاصل کریں، اس علم کی حفاظت کریں، پھر سمجھ کر اس پر عمل کریں اور دوسروں کو اس پر عمل کروائیں، مذکورہ آداب کو پوری طرح ملحوظ رکھ کر علم حاصل کیا جائے تو حقیقی طور پر علم حاصل ہوگا اور اس علم کا ضرور بضرور صحیح فائدہ بھی ہوگا۔

مگر ہندوستان جیسے تہذیب یافتہ ملک میں علم دین کی اہمیت اور فضیلت تو تمام پر عیاں ہے لیکن حصول علم کے آداب سے اردو دنیا بہت حد تک ناواقف ہے، اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اردو داں حضرات میں اصحاب علم کی روز بروز کمی واقع ہوتی جارہی ہے، دور دور تک اہل علم دکھائی نہیں دیتے اور جو طلبہ علم ہیں ان کا رجحان بھی علم مادیت کی طرف بڑھتا جارہا ہے، ان ہی حالات کے پیش نظر فضیلۃ الشیخ سید حسین عمری مدنی حفظه الله نے حسب ذیل کتابچہ مرتب کیا ہے۔

اس چھوٹی سی کتاب میں موصوف نے علم دین کی اہمیت اور فضیلت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں اجاگر کرتے ہوئے تحصیل علم کے آداب پر یہ حاصل بحث کی ہے، گویا کہ آداب طلب علم کے موضوع پر لکھی گئیں تمام عربی کتابوں کا خلاصہ اردو داں حضرات کے سامنے رکھ دیا ہے یعنی جنہیں امام سفیان ثوری رحمه الله اور خطیب بغدادی رحمه الله وغیرہ نے طلب علم کے جو آداب بڑی بڑی کتابوں میں بیان کیا ہے انہیں کو موصوف نے بڑے اختصار کے ساتھ اس کتابچے میں سمودیا ہے۔

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ موصوف کی اس کتاب کو بھی سابقہ کتاب ایمان باللہ کی طرح بابرکت بنائے۔ (آمین)

د/سعید احمد عمری مدنی حفظه الله موسس مرکز دار البر پڈنہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الامین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین

رب کریم کا احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں دین اسلام کا شیدائی اور داعی بنایا' اور ہمیں اپنی گراں قدر نعمت و رحمت علم سے سرفراز فرمایا' جو دنیا کی حقیقی قیادت و سیادت کے لیے بے ضرر ہی نہیں بلکہ ایک نفع بخش ہتھیار ہے' جس سے لیس ہو کر انسان نہ صرف فرشتہ صفت بنتا ہے بلکہ فرشتوں پر بھی فوقیت حاصل کر لیتا ہے' جو درحقیقت انبیاء کی وراثت ہے' اور تمام مخلوقات کی دعائے مغفرت کی ضمانت ہے' بلکہ دنیا ہی میں جنت کی بشارت ہے۔

زیر نظر کتابچہ دراصل کتاب اللہ پر ایمان حصہ سوم کا ۔بحمد للہ۔ پہلا تفصیلی سبق ہے' جس کی افادیت کے پیش نظر اسے مستقل طور پر زیور طباعت سے آراستہ کیا جارہا ہے' تاکہ عوام وخواص کے اندر دینی علم سے شغف پیدا ہو سکے' جس کی روشنی میں اعتقادات' اور عبادات ومعاملات بحسن وخوبی انجام پاسکیں' اور حصول علم کے تئیں کسی بھی طرح کی کوتاہی و بے راہ روی سے احتراز کیا جاسکے۔

مولائے کریم کی شکر گزاری کے بعد میں اپنے تمام محسنین' معاونین ومراجعین کا بھی احسان مند ہوں' جنہوں نے اس جلیل القدر فرض منصبی کی ادائیگی میں میرا ہر موقع پر ہر ممکن تعاون کیا' اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری خدمات میں اخلاص کی سوغات عطا فرمائے' مزید برکت کے ساتھ شرف قبولیت سے نوازے' اور ان تمام مساعی جمیلہ کو آخرت کا بہترین ذخیرہ بنادے۔ آمین۔

دعاؤں کا طالب

سید حسین بن عثمان عمری مدنی حفظہ اللہ

مسجد احیاء السنۃ جہاں نما حیدرآباد۔

۱۰ شوال ۱۴۳۵ھ م ۷ اگست ۲۰۱۴ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی تعلیم کا حکم

اس امت کے نام اللہ ﷻ کا سب سے پہلا پیغام اسلامی تعلیم حاصل کرنا ہے۔

اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ﴾ (۱)

ترجمہ: آپ اپنے اس رب کا نام لے کر پڑھو جس نے پیدا کیا' جس نے (سارے) انسانوں کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا' آپ پڑھو حالانکہ آپ کا رب بڑے کرم والا ہے' جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا' جس نے انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

شریعت سازی اور نزول قرآن کا آغاز سورۃ العلق کی ان ابتدائی پانچ آیات سے ہوا' جو دراصل پہلی وحی ہیں' جن میں اللہ ﷻ نے شرعی علم کی اہمیت کے پیش نظر تکرار کے ساتھ دو دفعہ اسے حاصل کرنے کا حکم دیا ہے' پہلی دفعہ حکم کے ساتھ اپنی خالقیت کا تذکرہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمان کا مقصد وجود ہی دینی علم سے واقفیت ہے' دوسری دفعہ حکم کے ساتھ اپنی شان کریمی کا ذکر اس بات کی دلیل ہے کہ اگر مسلمان دنیا و آخرت میں قابل تکریم رہنا چاہتے ہوں تو سب سے پہلے اسلامی تعلیم حاصل کریں۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ آیات مبارکہ سب سے پہلے نازل ہوئیں' جو بندوں پر اللہ ﷻ کی سب سے پہلی رحمت اور نعمت ہیں کیونکہ اللہ ﷻ نے تعلیم کی بنا پر انسان کی تکریم کی' اور تعلیم کی وجہ سے انسان فرشتوں سے بھی اعلیٰ ہو گیا۔ (۲)

اسلامی تعلیم کی اہمیت کے مد نظر اللہ ﷻ کا کلام بھی اسی فریضے کے حکم سے شروع ہوا' اور قرآن کے بعد سب سے صحیح کتاب صحیح بخاری بھی اخلاص نیت کی ترغیب کے بعد اسی فریضے کے تفصیلی بیان سے شروع ہوئی۔

---

(۱) سورۃ العلق ۱-۵

(۲) تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر رحمہ اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین وخلیفۃ المسلمین، الہامی وعبقری شخصیت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تفقّهوا قبل أنْ تسوّدوا ۔(۱)

ترجمہ: تمہیں (دنیا کی) سرداری دی جانے سے پہلے دین کی سمجھ حاصل کرو۔

اور امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: وبعد أنْ تُسوّدُوا وقد تعلّم أصْحابُ النّبيّ صلّى اللهُ عليْه وسلّم في كبر سنّهمْ ۔(۲)

ترجمہ: (تمہیں دنیا کی) سرداری دی جانے کے باوجود (تم دین کی سمجھ حاصل کرنا) کیونکہ نبی ﷺ کے صحابہ نے عمر درازی میں بھی دین کی سمجھ حاصل کی ہے۔

لہذا پتہ چلا کہ اسلامی تعلیم حاصل کرنا مسلمانوں کے لیے اللہ ﷻ کا اولیں حکم ہے، جو درحقیقت مقصد حیات کے ساتھ عزت وشرف کی ایک مضبوط بنیاد بھی ہے، جس سے صحیح طور پر وابستگی دنیا کی قیادت وسیادت کا اہل بنا دیتی ہے، اسی لیے اسلام نے اسلامی تعلیم کو مسلمانوں کے لیے اختیاری (Optional) نہیں رکھا بلکہ اسے ایک فریضہ قرار دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "طلبُ العلْم فريضةٌ على كُلّ مُسْلمٍ "(۳)

ترجمہ: (شرعی) علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے جنس، عمر، اور پیشے وغیرہ کی قید کے بغیر بلا استثناء ہر مسلمان پر اسلامی تعلیم حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے، اور مسلمان فرض کی ادائیگی کا پابند رہتا ہے، لہذا جب بھی یہ فریضہ بحسن وخوبی ادا کرے گا تو اجر وثواب سے سرفراز کیا جائے گا، اور جب اس عظیم فریضے کی ادائیگی سے غفلت برتے گا تو سزا وعذاب کا مستحق ہوگا۔

---

(۱) مقدمة سنن الدارمي، باب في ذهاب العلم، بسند صحیح۔

(۲) صحيح البخاري، كتاب العلم، باب الاغتباط في العلم والحكمة۔

(۳) سنن ابن ماجه، افتتاح الكتاب في الإيمان وفضائل الصحابة والعلم، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، بسند صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی تعلیم کی اہمیت وفضیلت

مسلمان کے لیے اسلامی تعلیم حاصل کرنا نہ صرف ایک واجب الادا فریضہ ہے' بلکہ اس فریضے کی بڑی اہمیت وفضیلت بھی ہے' کیونکہ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴾(۱)

ترجمہ: بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر ہیں۔

دنیا وآخرت میں کسی بھی اعتبار سے اہل علم اور بے علم افراد برابر نہ ہو سکنے کی وجہ یہ ہے کہ اہل علم بلند درجات پر فائز ہیں' جیسا کہ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿... يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ﴾ (۲)

ترجمہ: ۔۔۔تم میں جو ایمان لائے' اور جنہیں علم عطا کیا گیا اللہ ﷻ ان کے درجات کو بلند کرے گا۔

ایمان وعلم کی بنا پر اس قدر درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں کہ صاحب علم انسان فرشتوں پر بھی فوقیت حاصل کر لیتا ہے' جیسا کہ اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا: ﴿ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴾ (۳)

ترجمہ: اور اس (اللہ ﷻ) نے آدم علیہ السلام کو تمام نام سکھائے' پھر ان (ناموں کی) چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا' اور فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو ان (چیزوں) کے نام بتاؤ' ان سب نے

---

(۱) سورۃ الزمر ۹۔

(۲) سورۃ المجادلۃ ۱۱۔

(۳) سورۃ البقرۃ ۳۱۔۳۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا اے اللہ! تو پاک ہے، ہمیں تو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے سکھا رکھا ہے، پورے علم و حکمت والا تو تو ہی ہے' اللہ ﷻ نے آدم ؑ سے فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں (پہلے ہی) نہ کہا تھا کہ زمین و آسمانوں کا غیب میں ہی جانتا ہوں' اور میرے علم میں ہے جو تم ظاہر کر رہے ہو اور جو تم چھپاتے تھے۔

امام ابن کثیر ؒ نے فرمایا کہ یہ ایسا مقام ہے جہاں اللہ ﷻ نے فرشتوں کے بالمقابل آدم ؑ کے شرف کا تذکرہ فرمایا' کیونکہ اللہ ﷻ نے فرشتوں کے بجائے آدم ؑ کو ہر چیز کے نام کا خصوصی علم عطا فرمایا۔

جہاں اللہ ﷻ نے علم کی وجہ سے اہل علم کو فرشتوں سے بھی ممتاز رکھا' وہیں ان کی گواہی کو اپنی گواہی کے ساتھ ذکر کرنے کا انھیں اعزاز عطا کیا' جیسا کہ فرمایا: ﴿ شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ ﴾ (۱)

ترجمہ: اللہ ﷻ' فرشتے' اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ﷻ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں۔

امام ابن کثیر ؒ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ نے اپنے فرشتوں اور اہل علم کی گواہی کو اپنی گواہی کے ساتھ رکھا' اور فرمایا کہ اللہ ﷻ' فرشتے' اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ﷻ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں اور یہ ربط اس مقام پر اہل علم کے لیے ایک عظیم خصوصیت ہے۔

علم کی وجہ سے دنیا و آخرت میں بلندی درجات اور فرشتوں پر بھی فوقیت کے علاوہ اللہ ﷻ کی صحیح طور پر معرفت و خشیت بھی حاصل ہوتی ہے' جیسا کہ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ﴾ (۲)

ترجمہ: اللہ ﷻ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔

حقیقی علم سے ایسا خوف پیدا ہوتا ہے جیسا خوف نبی ﷺ کے اندر موجود تھا' جس کا رسول اللہ ﷺ نے اظہار کیا اور ارشاد فرمایا: " واللّٰه لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا " (۳)

---

(۱) سورۃ آل عمران ۱۸۔

(۲) سورۃ فاطر ۲۸۔

(۳) صحیح البخاري' باب الصدقة في الكسوف' بروایت عائشہ ؓ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اللہ کی قسم جو علم میرے پاس ہے اگر وہ تمہارے پاس آ جائے (یعنی جو میں جانتا ہوں اگر تم جاننے لگو) تو کم ہنسو گے اور زیادہ روؤ گے۔

تعلیم و تربیت کی وجہ سے نہ صرف انسانوں میں فرق مراتب ملحوظ ہے' بلکہ جانوروں اور پرندوں میں بھی اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے' کیونکہ جو جانور اور پرندے شکار کی تعلیم و تربیت یافتہ ہیں جب انہیں بسم اللہ پڑھ کر شکار کے لیے چھوڑا جاتا ہے اور وہ مالک کے لیے شکار کرتے ہیں تو ایسے درندوں اور پرندوں کا شکار جائز اور جو بے تعلیم و بغیر تربیت ہیں ان کا شکار ناجائز ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ --- ﴾ (۱)

ترجمہ: وہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال کیا گیا ہے؟ آپ کہہ دیجیے کہ (تمام) پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں' اور جن شکار کھیلنے والے جانوروں کو تم نے سدھا رکھا ہے' جنہیں تم تھوڑا بہت وہ سکھاتے ہو جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھی ہے' تو جس شکار کو وہ تمہارے لیے روک رکھیں تو تم اسے کھالو۔۔۔

علم کے گزشتہ و آئندہ فضائل کو حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اور نبی ﷺ کے ذریعے امت کو دعا کا طریقہ و سلیقہ سکھایا' جیسا کہ ارشاد فرمایا: ﴿ قُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ﴾ (۲)

ترجمہ: آپ کہہ دیجیے' اے میرے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرما۔

امام قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر کوئی چیز علم سے بڑھ کر شرف والی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو اسے مزید مانگنے کا حکم دیتا جس طرح اس نے اپنے نبی ﷺ کو مزید حصول علم کی دعا کا حکم دیا ہے۔ (۳)

امام ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علم کی فضیلت میں یہ آیت بالکل واضح ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو علم کے علاوہ کوئی اور چیز کو مزید مانگنے کا حکم نہیں دیا ہے' اور یہاں پر علم سے مراد وہ شرعی علم

(۱) سورۃ المائدہ ۴۔
(۲) سورہ طہ ۱۱۴۔
(۳) الجامع لأحکام القرآن للقرطبي رحمہ اللہ تفسیر سورہ آل عمران/۱۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو اس کے دین سے متعلق عبادات و معاملات کا فہم عطا کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے صفات علیا کی پہچان کروائے۔(۱)

انسان جب مزید علم کی دعا و تمنا کرتا ہے تو خود بخود حاصل کردہ علم کی حفاظت ہو جاتی ہے، اور حاصل کردہ علم کی حفاظت اور اس میں مزید برکت درحقیقت ایک ایسی نعمت ہے جس کی قدردانی ہونی چاہیے، جس سے انسان دونوں جہانوں میں بلند مقام حاصل کر سکتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ، عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا، فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ، يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا، فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا، فَهَذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ" (۲)

ترجمہ: دنیا (کی حالت) محض چار افراد (کی حالت کی طرح) ہے، ایک وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے (حلال) مال اور (نفع بخش شرعی) علم عطا کیا تو وہ اپنے علم و مال کے سلسلے میں اپنے رب سے ڈرتا ہے، اور ان کے ذریعے اپنے رشتوں کو جوڑتا ہے، اور ان کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کا حق (بھی) جانتا ہے، تو (ان خوبیوں کا حامل) بندہ (اللہ تعالیٰ کے یہاں) سب سے افضل درجے پر فائز ہے، (دوسرا) ایسا بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے (نفع بخش شرعی) علم سے سرفراز تو کیا لیکن (خیر کے کاموں میں انفاق کے لیے) مال عطا نہیں کیا، تو وہ صدق دل کے ساتھ کہتا ہے کہ کاش میرے پاس (بھی) مال ہوتا تو میں (خیر کے کاموں میں خرچ کرنے کے لیے) فلاں کی طرح عمل کرتا، تو اس کی (حسن) نیت کی وجہ سے دونوں کا اجر برابر ہو جائے گا، (تیسرا) ایسا بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مالا مال تو کیا لیکن علم (کی دولت) سے سرفراز نہیں کیا تو وہ لاعلمی کی وجہ سے اپنے مال میں من مانی کر لیتا ہے، (اور) اپنے

---

(۱) فتح الباري شرح صحيح البخاري لابن حجر رحمہ اللہ، كتاب العلم، باب فضل العلم۔

(۲) جامع الترمذي، أبواب الزهد، باب ما جاء مثل الدنيا مثل اربعة نفر، بروایت ابو کبشہ رضی اللہ عنہ، بسند صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال کے تعلق سے اپنے رب سے نہیں ڈرتا ہے، اور نہ ہی اس کے ذریعے اپنے رشتوں کو جوڑتا ہے، اور نہ ہی اس کی روشنی میں اللہ ﷻ کا حق جانتا ہے، تو ایسا شخص سب سے گھٹیا درجے میں ہے، اور جس بندے کو اللہ ﷻ نے مال و علم عطا نہیں کیا، اس کے باوجود وہ کہتا ہے کہ کاش اگر میرے پاس کچھ مال ہوتا تو میں فلاں کی طرح (گناہ کے کام) کرتا، تو ایسے بندے کی (بدنیتی) کی وجہ سے دونوں کا گناہ برابر ہوگا۔

جب شریعت نے صاحب علم کو سب سے افضل درجے پر فائز کیا ہے تو ہم تمام بھی اس کے اکرام واحترام کے پابند ہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سیأتیکم أقوامٌ یطلبون العلم، فإذا رأیتموھم فقولوا لھم: مرحبا مرحبا بوصیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"(۱)

ترجمہ: عنقریب کچھ قومیں تمہارے پاس طلب علم کی غرض سے آئیں گی، تو جب تم انھیں دیکھو تو ان سے کہو اے رسول اللہ کی وصیت! (جن کی عزت افزائی کا تاکیداً حکم ہے) خوش آمدید خوش آمدید۔

اور جب یہ حصول علم کے بعد طالب علم سے صاحب علم بن جائیں تو نہ صرف ان کا خیر مقدم ہوگا بلکہ کتاب وسنت کے دائرے میں ان کی اطاعت بھی ضروری گی، جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: أطیعوا اللہ وأطیعوا الرسول وأولي الأمر منکم یعني أھل الفقہ والدین، وأھل طاعة اللہ الذین یعلّمون الناس معاني دینھم ویأمرونھم بالمعروف، وینھونھم عن المنکر، فأوجب اللہ طاعتھم (۲)

ترجمہ: تم اللہ ﷻ کی اطاعت کرو، رسول ﷺ کی اور تم میں جو با اختیار ہیں ان کی اطاعت کرو یعنی دین کی سمجھ رکھنے والے، دین دار، اور اللہ ﷻ کے فرمان برداروں کی اطاعت کرو، جو لوگوں کو دین کی خوبیاں سکھاتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں، بدی سے روکتے ہیں، اسی لیے تو اللہ ﷻ نے ان کی اطاعت لازم کی ہے۔

---

(۱) سنن ابن ماجه، أبواب السنة، باب الوصاة بطلبة العلم، بروایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، بسند حسن۔

(۲) المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب العلم فصل في توقیر العالم، بسند حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قدر اہل علم کے اکرام واحترام اور ان کی تابعداری وفرمان برداری کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ طلب علم شرعی نقطہ نظر سے دین کو تازہ وزندہ کرنے' شیطان کو رسوا کرنے اور نفس کو تھکانے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں جہاد کے مانند ہے' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ العِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰه حَتَّى يَرْجِعَ " (۱)۔

ترجمہ: جو (اپنے گھر یا اپنے شہر سے' فرض عین یا فرض کفایہ شرعی) علم حاصل کرنے کے لیے نکلے تو واپس ہونے تک اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کا اجر ملتا رہتا ہے۔

طالب علم نہ صرف مرد مجاہد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے' انبیاء کا وارث ہے' جس کے لیے مخلوقات دعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں' جس سے رضامند ہوکر فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں' جو حصول علم کے راستے پر چل کر اپنی جنت کا راستہ اختیار کر لیتا ہے' جیسا کہ فرمان رسالت ہے :

" مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سلك اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنّ الْعالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ،وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ،وَإِنّ فَضْلَ الْعالِمِ عَلَى الْعابدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاء وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاء، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَرَّثُوا الْعِلْمَ ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ " (۲)

ترجمہ: جو کوئی (شرعی) علم حاصل کرنے کی غرض سے کسی راستے پر چلے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلائے گا' اور بلاشبہہ فرشتے طالب علم سے خوش ہوکر اپنے پر نچھاور کرتے ہیں' صاحب علم کے لیے تو آسمانوں اور زمین میں پائی جانے والی مخلوقات بشمول پانی کی گہرائی میں مچھلیاں یقینی طور پر دعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں' عبادت گزار کے مقابلے میں علم والے کا مقام ایسا ہے جیسا دیگر تاروں کے مقابلے میں چودہویں رات کے چاند کا مقام ہے' اور علماء انبیاء کے وارثین ہوتے ہیں' اور انبیاء نے وراثت میں دینار ودرہم نہیں چھوڑا' (بلکہ) علم چھوڑا ہے' تو جس نے (اس) علم کو حاصل کرلیا تو اس نے بڑی سعادت حاصل کرلی۔

(۱) جامع الترمذي' أبواب العلم' باب فضل طلب العلم' بروایت أنس بن مالک رضی اللہ عنہ بسند حسن۔
(۲) سنن أبي داود' كتاب العلم' باب الحث على طلب العلم' بروایت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ' بسند صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثر اہل علم نے ذکر کردہ حدیث میں حصول علم کے لیے ظاہری راستے پر چلنا مراد لیا ہے' وہیں بعض اہل علم معنوی راستہ یعنی حصول علم کے لیے کوئی انداز اختیار کرنا یا کوئی موثر ومفید طریقہ ایجاد کرنا بھی مراد لیا ہے جس میں کسی بھی طرح کی شرعی خلاف ورزی نہ پائی جائے۔

فرشتوں کے پر بچھا کرنے سے مراد علم کا احترام کرتے ہوئے طالب علم کے لیے تواضع اختیار کرنا' یا اڑنا ترک کرنا اور علم کی طرف توجہ دینے کے لیے اترنا' یا طالب علم کی مدد میں لگے رہنا اور ان کی ضروریات کی تکمیل کے لیے آسانی فراہم کرنا' یا حقیقی طور پر طالب علم کے لیے اپنے پر بچھا دینا ہے۔

زمین میں پائی جانے والی مخلوقات کا ذکر کرنے کے بعد خصوصیت کے ساتھ پانی میں مچھلیوں کا اس لیے تذکرہ کیا گیا ہے تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ سمندری مخلوقات کی دعائیں طالب علم کے لیے شامل حال نہیں رہتی ہیں۔

عبادت گزار سے مراد عام طور پر نفل عبادات میں مصروف رہنے والا اور علم والے سے مراد عام طور پر فرض عبادت کے ساتھ ضروری علم حاصل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے میں مشغول رہنے والا ہے' اور ان دونوں کے درمیان اس فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ عبادت کی روشنی عبادت گزار تک محدود رہتی ہے جب کہ طالب علم یا صاحب علم کے نور سے دوسرے بھی فیض یاب ہوتے ہیں۔(۱)

اسلامی تعلیم حاصل کرنے پر ذکر کردہ پانچ فضائل کے علاوہ مزید قابل ذکر فضیلت یہ ہے کہ اسلامی تعلیم طلباء وعلماء کے لیے رحمت ہے' کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: " أَلا إِنَّ الدُّنْيا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَالاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ " (۲)

ترجمہ: خبردار! بے شک دنیا اور دنیا میں پائی جانے والی اشیا لعنت زدہ (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کردہ) ہیں' بجز ذکر الٰہی' اللہ تعالیٰ کے محبوب کام' اور صاحب علم یا طالب علم کے۔

(۱) تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي للمباركفوري رحمه الله 'أبواب العلم' باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة' وشرح سنن أبي داود لعبد المحسن العباد حفظه الله ' كتاب العلم' باب الحث على طلب العلم۔

(۲) جامع الترمذي' أبواب الزهد' باب ما جاء في هوان الدنيا على الله' باب منه ' بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' بسند حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی تعلیم طالب علم یا صاحب علم کے لیے جہاں رحمت ثابت ہوتی ہے وہیں دونوں جہانوں کی بھلائی بھی ہے' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ "(۱)

ترجمہ: جس کے ساتھ اللہ ﷻ (دنیا و آخرت میں) بھلا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔

دین کی سمجھ عطا کرنے سے مراد حق کی توفیق' اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کے کلام میں بصیرت' فہم علم شریعت'(۲) اور کتاب و سنت کی معرفت ہے(۳) اور جو کوئی دین کی سمجھ حاصل نہ کرے اسلامی قواعد کو نہ سیکھے' اور اس سے متعلق چھوٹی چھوٹی تعلیمات کا علم حاصل نہ کرے تو وہ خیر سے محروم ہے'(۴) لہذا ہر ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنا جائزہ لے کہ اس کے پاس دینی معلومات کتنی ہیں' پھر اسی تناسب سے اس نتیجے پر پہنچ جائے کہ اللہ ﷻ نے اسی قدر اس کے ساتھ دنیا و آخرت میں خیر و بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔

اسلامی تعلیم کی برکتیں صرف دنیا کی حد تک محدود نہیں ہیں بلکہ ان برکتوں کا صلہ موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے' کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: " إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ "(۵)

ترجمہ: جب انسان کی موت واقع ہوتی ہے تو اس سے اس کے عمل (کا سلسلہ) ٹوٹ جاتا ہے' بجز تین کاموں کے' صدقہ جاریہ (وقف کردہ اشیا) یا نفع بخش (اخروی' اور صحیح سنت کا)(۶) علم' یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعائے (خیر) کرے۔

---

(۱) صحيح البخاري' كتاب العلم' باب من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين' بروايت معاويہ ﷺ۔
(۲) التيسير بشرح الجامع الصغير للمناوي ﷺ' حرف الهمزة' ج ۱ ص ۶۴۔
(۳) سبل السلام شرح بلوغ المرام للصنعاني ﷺ' كتاب الجامع' باب الترهيب من مساوي الأخلاق۔
(۴) تحفة الأحوذي للمباركفوري ﷺ' كتاب العلم' باب إذا أراد الله بعبد خيرا فقهه في الدين۔
(۵) صحيح مسلم' كتاب الوصية' باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته' بروايت ابو ہریرہ ﷺ۔
(۶) نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار من أحاديث سيد الأخيار للشوكاني ﷺ' كتاب الوقف۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری علم نفل عبادت سے افضل ہے

سابقہ اسباق سے پتہ چلا کہ بذات خود حصول علم ہی ایک مستقل عبادت ہے' لیکن قرآن وحدیث کی رو سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بالخصوص ضروری علم حاصل کرنا نفل عبادات میں مصروف سے رہنے سے زیادہ بہتر ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توبہ واستغفار جیسی عبادت سے پہلے معرفت الٰہی کا علم حاصل کرنے کا حکم دیا ہے' جیسا کہ ارشاد فرمایا : ﴿ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ﴾ (۱)

ترجمہ: تو آپ لا إلہ إلا اللہ (توحید) کا علم حاصل کریں' اور اپنے گناہ کے لیے' اور مومن مردوں ومومن عورتوں کے لیے توبہ واستغفار کریں۔

ذکر کردہ آیت کے پیش نظر امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب صحیح البخاری میں فرمایا کہ (علم کی اہمیت کے مدنظر) اللہ تعالیٰ نے علم سے آیت کا آغاز فرمایا ہے' لہذا کوئی بھی بات کہنے سے پہلے یا کوئی بھی کام کرنے سے پہلے ہمیں اس کے متعلق علم حاصل کر لینا چاہیے (۲)۔

امام سفیان بن عُیینہ رحمہ اللہ سے علم کی فضیلت کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا جب کہ اللہ تعالیٰ نے علم سے اپنے کلام کا آغاز کیا' اور فرمایا کہ تم لا إلہ إلا اللہ کا علم حاصل کرو' پھر اس کے بعد عمل کرنے کا حکم دیا' اور فرمایا کہ تم اپنے گناہ کے لیے اور اہل ایمان کے لیے استغفار کرو۔۔۔اور علم کا مقام عمل سے پہلے ہے۔(۳)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ"۔ (۴)

ترجمہ: (ضروری) علم کی فضیلت (نفل) عبادت سے بہتر ہے۔

---

(۱) سورۂ محمد ۱۹۔

(۲) صحيح البخاري' كتاب العلم' باب العلم قبل القول والعمل۔

(۳) حلية الأولياء وطبقات الأصفياء لأبي نعيم الأصبهاني رحمہ اللہ ذكر طوائف من جماهير النساك والعباد سفيان بن عيينة رحمہ اللہ۔

(۴) المعجم الأوسط للطبراني رحمہ اللہ' باب من اسمه علي ج ۴ ص ۱۹۶ ح ۳۹۶۰' بروایت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ بسند صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض روایات میں (نفل) عبادت کے بالمقابل (فرض) علم بہت پسندیدہ رہنے کا ذکر ہے'(۱) واضح رہے کہ جو علم عبادت کے مقابلے میں بہتر اور پسندیدہ ہے وہ علم اللہ ﷻ کے بارے میں (توحید کا) علم ہے۔(۲)

دینِ اسلام نے کبھی علم کو عمل و عبادت سے بہتر قرار دیا تو کبھی نفل عبادت گزار کے بالمقابل صاحبِ علم کو اسی طرح روشن قرار دیا جس طرح عام تاروں کے بالمقابل چودھویں رات کا چاند روشن ہوتا ہے' جس کا تفصیلی ذکر گزشتہ احادیث میں ہو چکا ہے۔

دینِ اسلام نے صاحبِ علم کو جہاں چودھویں رات کا چاند قرار دیا وہیں اس کا درجہ اس قدر بلند کیا کہ جس قدر ادنیٰ صحابی کے بالمقابل نبی ﷺ کا بلند رتبہ ہوتا ہے' جیسا کہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

" ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ "۔(۳)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سے دو افراد کا تذکرہ کیا گیا' جن میں سے ایک عبادت گزار اور دوسرا عالم تھا' اس پر (تبصرہ کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا کہ عبادت گزار کے مقابلے میں علم والے کی فضیلت ایسی ہی ہے جس طرح تم (صحابہ) میں سے ادنیٰ صحابی کے بالمقابل میرا (اونچا) مقام ہے۔

---

(۱) البحر الزخار المنشور بمسند البزار' مسند حذيفة بن اليمان' مطرف عن حذيفة رضی اللہ عنہ' بسند صحیح۔

(۲) فيض القدير شرح الجامع الصغير للمناوي رحمہ اللہ' حرف الفاء' ح ۵۸۶۲۔

(۳) جامع الترمذي' أبواب العلم' باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة' بروایت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ' بسند صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینی علم سے غفلت اور دنیوی علوم میں رغبت

موجودہ دور میں مسلمانوں کے درمیان رفتہ رفتہ اسلامی تعلیم سے دوری اور بے زاری بڑھتی جا رہی ہے' اور ساری توجہ محض دنیوی تعلیم کی طرف کی جا رہی ہے' جب کہ اللہ ﷻ نے ان افراد کی مذمت بیان کی جو آخرت کے علم سے غفلت برتتے ہیں' اور صرف دنیا کے ظاہری علوم سے واقف رہتے ہیں' جیسا کہ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ ﴾ (۱)

ترجمہ: وہ تو دنیوی زندگی کے کچھ ظاہر (ہی) کا علم رکھتے ہیں' جب کہ آخرت (کے علم) سے بالکل بے خبر ہیں۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کفار دنیا بسانا (Civil engineering) اور زراعت (Agriculture) جانتے تو ہیں' لیکن دین کے معاملے میں جاہل ہیں' اسی طرح قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ تجارت' (Commerce) حرفت وہنر (Craft) اور خرید وفروخت (Sale) جانتے تو ہیں۔۔۔' بعینہ عکرمہ بن عبداللہ رحمہ اللہ نے کہا کہ سلائی (Tailoring) جانتے تو ہیں۔۔۔' اور حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم وہ (دنیا دار) اپنی دنیا میں اس قدر ماہر ہے کہ اپنے ناخن پر درہم کو الٹ کر اس کا وزن بتا تو سکتا ہے' لیکن نماز سلیقے سے ادا نہیں کر پاتا' (۲) اور مفسر قرآن عمر بن عادل الحنبلی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان کا علم صرف دنیا کی حد تک محدود ہے' بلکہ دنیا کے ظاہر تک محدود ہے' حالانکہ یہ دنیا کے باطنی نقصانات سے بھی واقف نہیں ہیں' (۳) لہذا اہل ایمان کفار کی طرح صرف دنیوی تعلیم کو اہمیت نہ دیں بلکہ سب سے پہلے لازمی دینی علم کو اہمیت دیں' یا کم از کم دونوں کے درمیان توازن برقرار رکھیں' ورنہ محض جہالت اور صرف دنیوی علم کے درمیان کوئی نمایاں فرق باقی نہیں رہ جائے گا۔ (۴)

---

(۱) سورۃ الروم/ ۷۔

(۲) جامع البيان في تأويل القرآن للطبري رحمه الله' وتفسير القرآن العظيم لابن أبي حاتم الرازي رحمه الله' وتفسير القرآن العظيم لابن كثير رحمه الله۔

(۳) اللباب في علوم الكتاب لابن عادل الحنبلي رحمه الله۔

(۴) محاسن التأويل لجمال الدين القاسمي رحمه الله۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینی علم سے غفلت برتنے والا اور دنیوی علم کو اہمیت دینے والا نہ صرف قابل مذمت ہے بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت سے محروم، اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی ناپسندیدگی کا شکار بھی ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " إنَّ اللهَ يُبْغِضُ ... كُلَّ عالِمٍ بِالدُّنيا جاهِلٍ بأمرِ الآخِرة "۔ (۱)

ترجمہ: یقیناً اللہ عزوجل ہر اس آدمی کو ناپسند کرتا ہے جو دنیا کا علم اپنے پاس تو رکھتا ہے، لیکن آخرت کے علم کے بارے میں جاہل ہے۔

امام ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا کہ شرعی علم ہی فضیلت والا اور شریعت کا طالب علم ہی قابلِ تعریف ہے، لیکن اس کے باوجود میں دیگر علوم کے فائدہ مند ہونے کا انکار نہیں کرتا ہوں، بشرط یہ کہ یہ علوم، اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت، دین کی مدد ونصرت، انسانیت کی خدمت وافادیت کی نیت سے حاصل ہوں، اور کبھی تو اسلام اور اہل اسلام کے دفاع کے لیے ان علوم کا سیکھنا واجب ہوجاتا ہے، بعینہ بعض حالات میں فرض کفایہ ہوتا ہے۔ (۲)

---

(۱) فردوس الأخبار بمآثور الخطاب، یا الفردوس بمآثور الخطاب یا مسند الفردوس للديلمي رحمہ اللہ، باب الألف، ح/۵۵۸، بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، اور یہ حدیث صحیح۔

(۲) كتاب العلم لابن العثيمين رحمہ اللہ، الفصل الأول في تعريف العلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینی علم سے غفلت علامتِ قیامت اور ہلاکتِ انسانیت

جہالت کا دوردورا اور دینی علم کی کمی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ..." (۱)

ترجمہ: قیامت کی نشانیوں میں علم کی کمی' اور جہالت کا غلبہ۔۔۔ ہے۔

اور اسی روایت میں علم کی کمی کے بجائے علم کا (بالکل) اٹھالیا جانا ہے' اور علم کا اٹھالیا جانا علماء کی موت ہے۔

اگر کوئی انسان دینی علم کا حکم' اس کی اہمیت وفضیلت اور اس کی دنیوی واخروی افادیت جاننے کے باوجود اس عظیم فریضے سے غفلت برتے گا تو ہلاک وبرباد ہو جائے گا' جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا۔ (۲)

ترجمہ: تم صاحب علم بن کر رہو یا طالب علم بن کر رہو۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب التاريخ الكبير میں اس قول کو مزید اضافے کے ساتھ نقل کیا کہ۔۔۔ یا تم علم کو بغور سننے والے بن کر رہو' ان (تین) کے علاوہ چوتھے ہرگز نہ ہونا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ (۳)

---

(۱) صحيح البخاري' كتاب العلم' باب رفع العلم وظهور الجهل بروایت انس رضی اللہ عنہ۔

(۲) جامع بيان العلم وفضله لابن عبد البر رحمہ اللہ' باب قوله ﷺ العالم والمتعلم شريكان' بسند حسن۔

(۳) امام نور الدین ہیثمی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مجمع الزوائد ومنبع الفوائد' كتاب العلم' باب في فضل العالم والمتعلم میں اس معنی کی ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کے راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے' جب کہ اکثر علماء کا یہ موقف ہے کہ اس موضوع میں مرفوعا کوئی بھی روایت ثابت نہیں' البتہ متابعت وشواہد کے پیش نظر صحیح یہ ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے موقوفا یہ روایت صحیح ہے' مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں تحقیق ابو المهال محمد الأبيضي حفظہ اللہ از ویب سائٹ ملتقى أهل الحديث' رابطہ:

http://www.ahlalhdeeth.com/vb/showthread.php?t=20467۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصول علم کے بعض اہم آداب

فرض شناس مسلمان جب دینی تعلیم کی فرضیت' اہمیت وفضیلت' اور دنیوی واخروی افادیت سے واقفیت حاصل کرلیتا ہے تو طلب علم سے پہلے اسے چند آداب سے آراستہ ہونا بھی ضروری ہے' جن میں سے بعض اہم ترین آداب پیش خدمت ہیں۔

اخلاص • بے ریا عبادت' اور بے لوث اطاعت کا نام ہے' چونکہ حصول علم ہی بذات خود ایک عبادت ہے' چنانچہ ہر عبادت کی قبولیت کے لیے اخلاص اولیں شرط ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ﴾ (۱)

ترجمہ: اور انھیں صرف اخلاص دین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیا گیا۔

مذکورہ آیت میں اخلاص دین سے مراد اخلاص عبادت واطاعت ہے' اور یہ آیت عبادات میں نیت کو لازم قرار دیتی ہے' کیونکہ اخلاص کا تعلق دلی کام سے ہے' (اور نیت دل کے پختہ ارادے ہی کا نام ہے) جس سے محض رضائے الٰہی مقصود ہوتی ہے۔(۲)

عمومی طور پر عبادات میں اور خصوصی طور پر حصول علم میں اگر اخلاص ملحوظ نہ ہو تو جنت سے محرومی کا ڈر لگا رہتا ہے' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " مَنْ تعلّم علْما مّما يُبْتغى به وجْهُ اللّهِ عَزَّ وجلّ لا يتعلّمُهُ إِلّا لِيُصيب به عرضا من الدُّنْيا، لمْ يجدْ عرْف الجنّة يوْمَ الْقِيامَةِ " (۳)

ترجمہ: رضائے الٰہی سے وابستہ (دینی)(۴) علم اگر کوئی محض دنیا طلبی کے لیے حاصل کرتا ہے تو بروز قیامت اسے جنت کی (پانچ صدی کی مسافت سے پہلے محسوس کی جانے والی پاکیزہ)(۵) خوشبو (بھی) نہیں ملے گی۔

---

(۱) سورۃ البینۃ/ ۵۔

(۲) الجامع لأحكام القرآن للقرطبي رحمہ اللہ' تفسیر سورۃ المؤمن ۱۴ ج ۲۰/ ۲۶۰' تفسیر سورۃ البینۃ: ۵۔

(۳) سنن أبي داود' كتاب العلم' باب في طلب العلم لغير الله' بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' بسند صحیح۔

(۴) شرح سنن أبي داود لعبد المحسن العباد حفظہ اللہ۔

(۵) مرقاة المصابيح شرح مشكاة المصابيح' لملا علي القاري الحنفي رحمہ اللہ' كتاب العلم' ج ۱/ ۲۲۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکرکردہ حدیث میں غیر مخلص طالبِ علم پر شدت کے ساتھ جنت کی حرمت ہے' کیونکہ جو جس چیز کی بو نہیں پائے گا وہ اس چیز کو تو قطعی طور پر نہیں پائے گا ---' جب کہ بعض علماء نے کہا کہ اگر جنت میں داخل بھی ہو جائے تب بھی جنت کی خوشبو سے محروم رہے گا۔(۱) والعیاذ باللہ.

دینی علم کے حصول میں اگر اخلاص نہ ہو تو جہاں جنت سے محرومی کا خدشہ لگا رہتا ہے وہیں جہنم رسید ہونے کا اندیشہ بھی لاحق رہتا ہے' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ"(۲)

ترجمہ: جو کوئی (اس نیت سے) علم حاصل کرے کہ اس (علم) کے ذریعے (لوگوں میں اپنے علم کے غلبے' ریاکاری اور چرچے کے لیے) علماء سے مناظرہ کرے' یا اس (علم) کے ذریعے کم علم یا بے علم افراد کو شکوک وشبہات میں ڈال دے' یا اس (علم) کے ذریعے (مال' منصب اور مقبولیت حاصل کرنے کے لیے)(۳) لوگوں کے چہروں کو اپنی جانب مائل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم رسید کردے گا۔ والعیاذ باللہ.

تقویٰ اور تزکیہ حصولِ علم کے لیے اخلاص کے ساتھ تقویٰ بھی ضروری ہے' جو درحقیقت احکامات کی تعمیل اور منع کردہ کاموں سے اجتناب کرتے ہوئے غضبِ الٰہی سے بچنے کا نام ہے' یوں تو عمومی طور پر اخلاص کے اندر تقویٰ داخل ہے' لیکن خصوصی طور پر اسے اس لیے ذکر کیا جا رہا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم وتقویٰ کو یکساں بیان فرمایا ہے' جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ﴾(۴)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ تمہیں علم عطا فرما رہا ہے تب تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

یعنی تمہارے لیے اس وقت تعلیم و ہدایت یقینی ہے جب تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرلو گے۔(۵)

---

(۱) عون المعبود شرح سنن أبي داود للعظیم آبادي رحمہ اللہ' وحاشیۃ السندي علی ابن ماجہ' المقدمۃ' باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ۔

(۲) جامع الترمذي' أبواب العلم' باب في من یطلب بعلمہ الدنیا' بروایت کعب بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ' بسند حسن۔

(۳) تحفۃ الأحوذي بشرح جامع الترمذي للمبارکفوري رحمہ اللہ۔

(۴) سورۃ البقرۃ ۲۸۲۔

(۵) الدر المصون في علوم الکتاب المکنون للسمین الحلبي رحمہ اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاید اسی لیے رسول اللہ ﷺ تعلیم کے ساتھ تزکیے کا اہتمام کیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ --- ﴾ (۱)

ترجمہ: یقیناً مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہوا کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا، جو انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے، انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب وحکمت (سنت وحدیث) کا علم دیتا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے غالباً اپنے طلب علم کے ابتدائی مرحلے میں اپنے استاذ وکیع بن جراح رحمہ اللہ سے شکایت کی:

شكوت إلى وكيع سوء حفظي　　فأرشدني إلى ترك المعاصي
وأخبرني بأن العلم نور　　ونور الله لا يهدى لعاصي (۲)

ترجمہ: میں نے امام وکیع رحمہ اللہ سے اپنے خراب حافظے کی شکایت کی، تو انھوں نے مجھے گناہ چھوڑنے کی نصیحت کی، اور مجھے بتلایا کہ علم نور ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے نور کی کسی گناہ گار کو توفیق نہیں ملتی ہے۔

بے باکی اور تواضع طلب علم کے لیے جہاں اخلاص وللّٰہیت اور تقویٰ وطہارت لازم ہے وہیں عاجزی وانکساری بھی انتہائی مطلوب ہے، جیسا کہ مفسر قرآن مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٌ (۳)

ترجمہ: جھجک والے کو اور گھمنڈی کو علم حاصل نہیں ہوتا ہے۔

---

(۱) سورۂ آل عمران ۱۶۴، اور اس مضمون کی مزید وضاحت سورۂ بقرۃ ۱۲۹ اور سورۂ جمعۃ ۲ سے بھی ہوتی ہے۔

(۲) ديوان الإمام الشافعي رحمہ اللہ، والجواهر المضية في طبقات الحنفية لعبد القادر القرشي رحمہ اللہ ج ۱، ۴۳۳۔ اس مؤلف نے اس کتاب میں کسی اور مقام پر ان دو شعروں کو الفاظ کے کچھ اختلاف کے ساتھ ذکر کیا ہے، اور امام دمیاطی رحمہ اللہ نے إعانة الطالبين على حل ألفاظ فتح المعين باب الزكاة، ج ۲، ص ۱۹۰، میں اور خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے بھی اپنی کتاب الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ذكر الأسباب التي يستعان بها على حفظ الحديث --- میں ان دو شعروں کو کچھ مختلف الفاظ سے نقل کیا ہے لیکن معنی ایک ہی ہے۔

(۳) صحيح البخاري، كتاب العلم، باب الحياء في العلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورِ نبوت میں طلب علم کے لیے خواتین کے اندر بھی ہمت و جرأت پائی جاتی تھی' جیسا کہ امُ المومنین' حبیبۃ حبیب اللہ' صدیقہ بنت الصدیق عائشہ ؓ نے فرمایا: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الأَنْصَارِ لَمْ یَمْنَعْھُنَّ الحَیَاءُ أَنْ یَتَفَقَّھْنَ فِي الدِّینِ(۱)

ترجمہ: انصار کی خواتین کس قدر بہترین خواتین ہیں کہ جھجک انھیں دین فہمی سے نہیں روکتی ہے۔

مکمل توجہ نیک نیتی' اور تواضع و بے باکی کے ساتھ طلب علم کے سلیقے میں یہ بھی شامل ہے کہ طالبِ علم یکسوئی' دل جمعی اور مکمل توجہ کے ساتھ علم حاصل کرے' جس کا اللہ ﷻ نے اپنے انبیاء کو بھی پابند بنایا' جیسا کہ ارشاد فرمایا: ﴿ وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَى ﴾(۲)

ترجمہ: اور میں نے آپ کو (نبوت و رسالت اور ہم کلامی کے لیے)(۳) منتخب کر لیا ہے' لہذا اب جس بات کی وحی کی جا رہی ہے اسے بغور سماعت کیجیے۔

صحابہ میں علم کے سمندر اور ترجمان قرآن ابن عباس ؓ سے پوچھا گیا:

بِمَ أدرکتَ العلم؟ قال بِلِسانٍ سَؤول، وقَلْبٍ عَقُول، وفُؤادٍ غیرِ مَلُول، وکَفٌّ بَذُول، وبَدَنٍ فِي السَّرّاء والضَّراء صَبُور (۴)

ترجمہ: آپ نے کس ذریعے سے علم حاصل کیا' تو فرمایا بکثرت سوالات کرنے والی زبان' نہایت ہی سمجھ دار دل' ان تھک دلی شوق و رغبت' بہت کھلے ہاتھ' اور راحت و مصیبت میں بالکل صبر و استقامت کے ساتھ رہنے والے جسم کے ذریعے۔

قاضی القضاۃ ابو یوسف ؒ نے فرمایا: اَلْعِلْمُ شَيْءٌ لَا یُعْطِیكَ بَعْضَهُ حَتَّی تُعْطِیَهُ کُلَّكَ وَأَنْتَ إِذَا أَعْطَیْتَهُ کُلَّكَ مِنْ إِعْطَائِهِ الْبَعْضَ عَلَی غَرَرٍ(۵)

---

(۱) صحیح البخاري' کتاب العلم' باب الحیاء في العلم۔
(۲) سورہ طٰہٰ/ ۱۳۔
(۳) تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر ؒ۔
(۴) اتحاف الطالب الحاذق اللبیب بما یحصّل العلم الرحیب الرطیب للکتاني ؒ۔
(۵) الجامع لأخلاق الراوي و آداب السامع للخطیب البغدادي' باب القول فی انتقاء الحدیث۔۔۔' من یجوز إطلاق اللفظ في وصفه۔۔۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: علم ایک ایسی شے ہے' جو اس وقت تک اپنا کچھ حصہ آپ کو نہیں دے گی جب تک کہ آپ اپنے آپ کو اس کے لیے مکمل وقف نہ کر دیں گے' اور اگر آپ اس کے لیے وقف ہو جائیں اور وہ آپ کو اپنا کچھ حصہ دے بھی دے تب بھی آپ (کا علم) خطرے میں ہے۔

محنت ومشقت اول وافضل طلباء' انبیاء وصحابہ کی سوانح عمری (Biography) سے پتہ چلتا ہے کہ انھوں نے حصول علم کے لیے کافی مشکلات کا سامنا کیا' اور بہت تکلیفیں اٹھائیں' جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے یوشع علیہ السلام سے فرمایا: ﴿ لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ﴾(۱)

ترجمہ: ہمیں تو اس سفر سے سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔

طلب علم کے لیے مشقت اٹھانے میں موسیٰ علیہ السلام کی ایک اعلیٰ مثال جاننے کے بعد صحابہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جفاکشی بھی بے مثال ہے' جیسا کہ ان کے رفقاء نے بیان کیا: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْتِي أَصْحَابَ النَّبِيِّ - صلَّى اللّٰهُ عليْه وسلَّم - في طَلَبِ الْعِلْمِ فَيُقَالُ لَهُ: إِنَّهُ نَائِمٌ، فَنُوقِظُهُ لَكَ؟ قَالَ لا، وَيَضَعُ ثَوْبَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ وَيِنامُ عَلى بَابِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ (۲)

ترجمہ: (بسا اوقات) ابن عباس رضی اللہ عنہما (جب) طلب علم کی غرض سے صحابہ کرام کی خدمت میں تشریف لاتے تھے' تو ان سے کہا جاتا کہ وہ (استاذ تو) آرام فرما ہیں' کیا ہم انھیں آپ کے لیے بیدار کر دیں؟ تو فرماتے نہیں' اور اپنا کپڑا اپنے سر کے نیچے رکھتے' اور جب تک وہ (استاذ) باہر نہ آتے ان کے دروازے پر (ہی) آرام فرماتے۔

اس ضمن میں انبیاء وصحابہ کی طلب علم کی زندگانیوں کے کچھ جھروکوں پر نظر ڈالنے کے بعد مناسب ہے کہ تابعین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے داماد' سید التابعین سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کے حصول علم کی کیفیت پر غور کریں' وہ خود اپنے تعلق سے بطور تحدیث نعمت ارشاد فرماتے ہیں: إِنْ كُنْتُ لَأَسِيرُ الْأَيَّامَ وَاللَّيَالِي فِي طَلَبِ الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ۔(۳)

---

(۱) سورۃ الکھف / ۶۲۔

(۲) إتحاف الخيرہ المهرة بزوائد المسانيد العشرة لشهاب الدين البوصيري رحمہ اللہ' كتاب العلم' باب ما جاء في الرحلة في طلب العلم' بروایت ابن ابی حسین' بسند حسن' اس روایت کو ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے بھی جامع بیان العلم وفضلہ' باب ذکر الرحلۃ في طلب العلم میں ذکر کیا ہے۔

(۳) الرحلة في طلب الحديث للخطيب البغدادي رحمہ اللہ' ذكر الرواية عن التابعين والخالفين في مثل ذلك۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: یقیناً میں ایک حدیث کی تلاش میں (کئی) رات اور دن چلا کرتا تھا۔

کاشانہ نبوت کے شیر خوار، بے پناہ حسن و جمال کے پیکر، عمر فاروق کی دعائے خیر، فقیہ امت حسن بصری رحمہ اللہ کے بارے میں خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا: رحل الْحَسَنُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفة فِي مَسْأَلَةٍ (۱)

ترجمہ: حسن بصری رحمہ اللہ نے صرف ایک مسئلے کی جانکاری کے لیے بصرہ سے کوفے کی جانب سفر کیا۔

گزشتہ مثالوں سے معلوم ہوا کہ علم بغیر مشقت حاصل نہیں ہوتا ہے، جیسا کہ تابعین میں عالم بے نظیر یحیی ابن ابی کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: لا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ براحة الجِسْمِ (۲)

ترجمہ: راحتِ جسم کے ساتھ حصول علم ناممکن ہے۔

عربی زبان کے بڑے خود پسند شاعر ابوالطیّب المُتَنَبّي نے بڑی حقیقت بیانی سے کام لیا اور کہا: لَولا المَشَقّةُ سَادَالنَاس كُلّهُمْ ، الجود يُفقِرُ وَالإقدامُ قَتّالُ (۳)

اگر (سیادت وقیادت یا کسی بھی شے کے حصول کے لیے) مشقت نہ ہوتی تو سارے کے سارے لوگ سردار بن جاتے، جود و سخاوت مال کو کم کرتی ہے اور (میدان جنگ میں) قدم بڑھانا یقینی طور پر موت کو للکارنا ہے۔

یعنی ذکر کردہ دونوں کام مال خرچ کرنا اور جان کی بازی لگانا مشقت کے کام ہیں، اگر ایسے دلیری کے کام انجام دیئے بغیر بآسانی کمال حاصل ہو جاتا تو سب کے سب سردار بن جاتے تھے۔

وقت کی قدر

کُنْ فَيَكُونُ کے مالک اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ عملی کے تحت جب ساری کائنات کو چھ دن میں پیدا فرمایا ہے، (۴) تو انسان کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کام کے لیے ایک

---

(۱) الكفاية في علم الرواية للخطيب البغدادي رحمہ اللہ، ذكر المحفوظ عن أئمة أصحاب الحديث في أصح الأسانيد۔

(۲) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب أوقات الصلوات الخمس۔

(۳) شرح ديوان المتنبي للواحدي، ج ۱، ص ۳۵۲۔

(۴) سورہ ق/ ۳۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناسب وقت مقرر کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفجر' سورۃ اللیل' سورۃ الضحیٰ' اور سورۃ العصر کے آغاز میں وقت کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے مختلف اوقات کی قسم کھائی ہے۔

وقت کی خصوصیات میں یہ بھی داخل ہے کہ وقت انسان کی سب سے قیمتی شے ہے' جو نہایت ہی برق رفتاری کے ساتھ گزر جاتی ہے' اور برق رفتاری سے گزرنے کے بعد لوٹ کر بھی نہیں آتی' جسے نہ کوئی روکے رکھ سکتا ہے' نہ بدل سکتا ہے' اور نہ ہی اس سے بے نیاز ہو سکتا ہے' بلکہ اگر اس کا صحیح مصرف بنا لے تو اس میں برکت ہو جاتی ہے۔

وقت کی اس قدر قدر و قیمت' اہمیت و خصوصیت ہونے کے باوجود اکثر لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں'(۱) حالانکہ اس کے تعلق سے بالخصوص نوجوانی کے وقت کے تعلق سے اللہ تعالیٰ کے حضور سب جواب دہ ہیں'(۲) لہذا دنیا میں اس اجنبی کی طرح زندگی گزر بسر کرنی چاہیے' جو صبح میں (کارِ خیر کے لیے) شام کا انتظار نہ کرے' اور شام کے وقت صبح کا انتظار نہ کرے' بلکہ زندگی (کے ہر لمحے) کو موت سے پہلے غنیمت جانے۔(۳)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: إِنِّي لَأَمْقُتُ الرَّجُلَ أَرَاهُ فَارِغًا، لَا فِي أَمْرِ الدُّنْيَا، وَلَا فِي أَمْرِ الْآخِرَةِ۔(۴)

ترجمہ: آدمی کو جب میں بے کار دیکھتا ہوں تو مجھے اس سے بڑی کراہت ہوتی ہے' جو نہ ہی دنیا کے کام میں (مصروف) رہتا ہے' اور نہ ہی آخرت کے کام میں (مشغول) رہتا ہے۔

بے کار افراد سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی شدت کراہت کی وجہ ہمیں حسن بصری رحمہ اللہ کے قول سے معلوم ہوتی ہے' جیسا کہ فرمایا: ابْنَ آدَمَ، إِنَّمَا أَنْتَ أَيَّامٌ، كُلَّمَا ذَهَبَ يَوْمٌ ذَهَبَ بَعْضُكَ (۵)

---

(۱) صحیح البخاري' کتاب الرقاق' باب لا عیش إلا عیش الآخرة' بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔
(۲) جامع الترمذي' أبواب صفة القيامة والرقائق والورع' باب في القيامة' بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' بسند حسن۔
(۳) صحیح البخاري' کتاب الرقاق' باب قول النبي ﷺ کن في الدنیا' بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔
(۴) الزهد لوكيع بن الجراح رحمہ اللہ' باب الحساب' بقول ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔
(۵) حلية الأولياء وطبقات الأصفياء لأبي نعيم الأصبهاني رحمہ اللہ' فمن الطبقة الأولى من التابعين' الحسن البصري رحمہ اللہ' بقول حسن بصری رحمہ اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اے انسان! تو تو محض چندروز (کا مہمان) ہے، جب بھی (تیرا) ایک دن ختم ہو جاتا ہے تو تیرے (جسم) کا کچھ حصہ ختم ہو جاتا ہے۔

امیر المومنین وخلیفۃ المسلمین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَلرَّاحَةُ لِلرِّجَالِ غَفْلَةٌ وَلِلنِّسَاءِ غُلْمَةٌ (۱)

ترجمہ: آرام (دیگر الفاظ کے مطابق "فراغ" یعنی فرصت وبے کاری) مرد افراد کے حق میں غفلت ہے، اور عورتوں کے حق میں شہوت انگیز ہے۔

جرح وتعدیل کے امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ نے فرمایا: لا تقعدوا فِراغًا، فإن الموت يطلبكم (۲)

ترجمہ: تم بے کار مت بیٹھو کیونکہ موت تمہاری تاک میں ہے۔

عقیدہ اور حدیث کے امام عبدالرحمن بن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ نے اپنے وقت کی حفاظت اور اس سے کماحقہ استفادے کے متعلق فرمایا کہ جب ان کے والد محدث ابوحاتم الرازی رحمہ اللہ کھاتے ہوتے، چلتے ہوتے ۔۔۔ کوئی چیز لینے کے لیے گھر میں داخل ہوتے تو میں انھیں کتابیں پڑھ کر سنایا کرتا تھا۔ (۳)

مزید فرمایا کہ ہم مصر میں سات مہینے تک تھے، جن میں ہم نے گوشت کا سالن نہیں کھایا، سارا دن اساتذہ کی محفلوں کے لیے وقف ہوتا تھا، اور رات تحریر وتصحیح کی نذر ہو جاتی تھی، کسی روز میں اور میرا ایک ساتھی کسی استاذ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو پتہ چلا کہ وہ بیمار ہیں، اسی دوران سر راہ ہماری نظر ایک مچھلی پر پڑی جو ہمیں اچھی لگی، تو ہم نے اسے خرید لیا، لیکن جب ہم گھر پہنچے تو کسی اور مقام پر تعلیم کا وقت شروع ہو چکا تھا، جس کی وجہ سے ہم مچھلی کو صاف نہیں کر سکے، اور حصول علم کے لیے نکل پڑے، اسی مصروفیت میں تین دن گزر گئے، مچھلی خراب ہونے کے قریب تھی، تو ہم نے اسے کچی پکی ہی نوش کر لیا، کیونکہ ہمارے پاس اتنی فرصت نہیں تھی کہ ہم کسی کو بھوننے کے لیے مچھلی دے

---

(۱) أدب الدنيا والدين للماوردي رحمہ اللہ الباب الثالث أدب الدين۔

(۲) الوقت وأهميته في حياة المسلم لعلي بن نايف الشحود حفظہ اللہ الفراغ أسبابه ونتائجه الفراغ والغفلة، اور اس سے مشابہ کلمات ابن أبي الدنيا رحمہ اللہ کی کتاب دم الدنيا، اثر نمبر ۵۴ میں بھی ہیں۔

(۳) سير أعلام النبلاء للذهبي رحمہ اللہ، الطبقة الخامسة عشرة ۱۲۹ أبو حاتم الرازي رحمہ اللہ / ۱۳، ص ۲۵۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر فرمایا کہ راحت جسم اور حصول علم دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔(۱)

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وقت ضائع کرنا موت سے زیادہ تکلیف دہ بات ہے' کیونکہ وقت ضائع کرنے سے تم اللہ تعالیٰ اور آخرت سے لاتعلق ہو جاتے ہو' جب کہ موت تمہیں (صرف) دنیا اور دنیا والوں سے دور رکھتی ہے۔(۲)

ملکِ عراق کے فقیہ و ادیب یحییٰ ابن ہبیرہ شیبانی رحمہ اللہ نے وقت کی نفاست و نزاکت کو اپنے شہرہ آفاق شعر کے ذریعے یوں بیان کیا: والوقتُ أنفس ما عنیت بحفظه

وأراه أسهل ما علیك یضیعُ (۳)

ترجمہ: جن کی حفاظت کا تم نے اہتمام کیا ان میں سب سے عمدہ شے تو وقت ہے' اور میرا (یہ بھی) ماننا ہے کہ جو چیزیں تم سے ضائع ہو جاتی ہیں ان میں سب سے زیادہ بآسانی ضائع ہونے والا (بھی) وقت (ہی تو) ہے۔

عصرِ حاضر کے مصری شاعر احمد شوقی نے بھی وقت کی قدردانی پر خوب ابھارا' اور کہا:

دقّاتُ قلب المرءِ قائلةٌ له إنَّ الحیاة دقائقٌ وثواني

فارفع لنفسك بعد موتك ذکرها فالذکر للإنسان عمرٌ ثاني(۴)

ترجمہ: انسان کے دل کی دھڑکنیں اس سے کہہ رہی ہیں کہ زندگانی (چند) لمحوں اور (کچھ) پلوں کا نام ہے' تو تم اپنی رحلت کے بعد اپنی شخصیت کے ارتقا کا سامان کر لو' کیونکہ ذکرِ خیر انسان کے لیے نشاۃ ثانیہ ہے۔

امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: إلی متی تطلبُ العِلمَ؟ قَال: حتّی المَمات إن شاءَ اللهُ (۵)

---

(۱) سیر أعلام النبلاء للذهبي رحمہ اللہ' الطبقة الخامسة عشرة' ۱۲۹/أبو حاتم الرازي رحمہ اللہ' ج ۱۳' ص ۲۶۲۔
(۲) الفوائد لابن القیم رحمہ اللہ' فائدة قوله تعالی ألهاکم التکاثر ۔۔۔' ج ۱' ص ۳۱۔
(۳) ذیل طبقات الحنابلة لابن رجب رحمہ اللہ' بقیة وفیات المائة السادسة ۔۔۔' ج ۲' ص ۱۶۷۔
(۴) جواهر الأدب لأحمد الهاشمي' ج ۲' ص ۱۰۔
(۵) جامع بیان العلم وفضله لابن عبد البر رحمہ اللہ' باب الحض علی استدامة الطلب ۔۔۔' ح ۵۸۲' ج ۱' ص ۴۰۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: آخر کب تک آپ علم حاصل کرو گے؟ تو فرمایا - ان شاء اللہ - موت تک۔

امام ابن المبارک رحمہ اللہ نے تو آخری سانس تک حصول علم کی نیت کی تھی لیکن امام ابو زرعہ الرازی رحمہ اللہ نے اس عزمِ مصمم کی تاریخ ساز' لائق رشک' اور انوکھی عملی مثال پیش کی ہے' جیسا کہ محدث ابو جعفر التستری رحمہ اللہ نے کہا کہ ہم (طلباء) امام ابو زرعہ رحمہ اللہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے' جب کہ ان کے ساتھ اہل علم کی ایک (لائق) جماعت موجود تھی' جس نے میت کو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کی تلقین کا تذکرہ کیا' کیونکہ تمام طلباء نے امام ابو زرعہ رحمہ اللہ کو تلقین کرنے سے جھجک اور حیا محسوس کی' لیکن اس حدیث کی سند میں امام ابو زرعہ رحمہ اللہ کے سامنے جان بوجھ کر غلطی کرنے لگے' اس پر امام ابو زرعہ رحمہ اللہ نے حالتِ نزع ہی میں اپنا سر اٹھایا' اور سنداسی (چھ راویوں پر مشتمل) سند کو بالکل صحیح طور پر سنایا' پھر فرمانِ رسالت کو پیش کیا کہ جس کی آخری بات لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ہو تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' ابو جعفر التستری رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کے ساتھ ہی امام ابو زرعہ رحمہ اللہ کی روح قبض ہوگئی۔ (۱)

انبیاء و صحابہ اور سلفِ صالحین نے حصول علم کی خاطر آخری سانس تک اس قدر وقت کی قدر کی کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کب کیا پیش آنے والا ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ مَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴾(۲)

ترجمہ: کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا' نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین پر مرے گا' (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور مکمل خبر رکھنے والا ہے۔

بلند ہمتی طالب علم کی صفات و خصوصیات میں جس طرح وقت کی قدردانی شامل ہے' اسی طرح حوصلہ بلندی بھی ان میں داخل ہے' جس کا اظہار موسیٰ علیہ السلام نے حصول علم کے سفر کے دوران یوشع بن نون علیہ السلام سے کیا اور کہا: ﴿ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ﴾(۳)

---

(۱) تاریخ بغداد للخطیب البغدادي رحمہ اللہ' باب العین' ذکر من اسمه عبید الله' عبید الله بن عبد الکریم ---' و الجرح و التعدیل لابن أبي حاتم رحمہ اللہ' تقدمة المعرفة ---' باب ماظهر لأبي زرعة رحمہ اللہ من سید عمله عند وفاته۔

(۲) سورۃ لقمان ۳۴۔

(۳) سورۃ الکهف ۶۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: میں تو (حصولِ علم کے لیے) چلتا ہی رہوں گا' یہاں تک کہ دو سمندروں کے سنگم پر پہنچ جاؤں' خواہ مجھے سالہا سال (ہی) چلنا پڑے۔

☆ تابعین میں نعیم بن عبداللہ المجمر رحمہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیس سال علم حاصل کیا۔(۱)

☆ فقہاء میں امام شافعی رحمہ اللہ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا اور دس سال کی عمر میں حدیث کی کتاب موطا امام مالک حفظ کر لیا۔(۲)

☆ محدثین میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دس لاکھ (1,Million) حدیثیں یاد تھیں۔(۳)

☆ امیر المومنین فی الحدیث والفقہ امام اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ کی آرزو پر امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری لکھنے کا عزم کیا'(۴) اور اسے بفضلہ تعالیٰ تکمیل بھی کیا۔

☆ امام ابوحاتم الرازی رحمہ اللہ نے علم حدیث حاصل کرنے کے لیے پیدل ایک ہزار فرسخ (تین ہزار میل تقریباً 5000km) سے زیادہ سفر کیا۔(۵)

☆ شمس الائمۃ امام ابوبکر السرخسی رحمہ اللہ نے قید بامشقت میں رہنے کے باوجود کسی کتاب کے مطالعے کے بغیر اور کسی بھی شرح سے استفادے کے بغیر ۳۰ جلدوں پر مشتمل کتاب المبسوط کا املاء کروایا' اور طلباء نے بھی اس ناسازگاری کے باوجود علم حاصل کیا۔(۶)

☆ فلسفی وفقیہ امام ابن رشد الحفید رحمہ اللہ نے جب سے ہوش سنبھالا اس وقت سے اپنے والد کی وفات کی رات اور اپنی شبِ زفاف (نکاح کی پہلی رات) کے علاوہ کبھی بھی تعلیم وتعلم کو ترک نہیں کیا۔(۷)

---

(۱) الکاشف فی معرفۃ من لہ روایۃ فی الکتب الستۃ للذھبی رحمہ اللہ' النون' سوانح حیات نمبر ۵۸۶۲۔

(۲) تاریخ دمشق لابن عساکر رحمہ اللہ' حرف المیم' محمد بن ادریس رحمہ اللہ' سوانح حیات نمبر ۶۰۷۱۔

(۳) تذکرۃ الحفاظ للذھبی رحمہ اللہ' الطبقۃ الثامنۃ' سوانح حیات نمبر ۴۳۸۔

(۴) فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر رحمہ اللہ' المقدمۃ' الفصل الاول فی بیان السبب۔۔۔

(۵) الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم رحمہ اللہ' تقدمۃ المعرفۃ۔۔۔' باب ما ذکر من علم ابی رحمہ اللہ۔۔۔

(۶) تاج التراجم فی طبقات الفقہاء لابن قطلوبغا رحمہ اللہ' سوانح حیات محمد بن احمد السرخسی رحمہ اللہ۔

(۷) سیر اعلام النبلاء للذھبی رحمہ اللہ' الطبقۃ الحادیۃ والثلاثون' ابن رشد الحفید رحمہ اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٭ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ایک آیت کا معنی جاننے کے لیے کبھی ایک سو سے زیادہ تفاسیر کا مطالعہ کیا کرتے تھے' اس کے باوجود بڑے رقت انگیز انداز و الفاظ سے اللہ ﷻ سے دینی فہم کے لیے دعا فرماتے تھے'(۱) اور جب ملک عراق کے قاضی رضی الدین الواسطی نے ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درخواست کی کہ ان کے لیے عقیدہ تحریر فرمائیں' تو بعد نماز عصر ایک ہی نشست میں عقیدے کی نہایت ہی اہم ترین کتاب عقیدہ واسطیہ تحریر فرما دی۔(۲)

٭ ملک شام کے محدث و مورخ امام قاسم البرزالی رحمہ اللہ نے جب امام ذہبی رحمہ اللہ کا خط (writing) دیکھا تو فرمایا کہ تمہارا خط تو محدثین کرام کے خط جیسا ہے' صرف اس جملے کی اتنی تاثیر ہوئی کہ امام ذہبی رحمہ اللہ کو علم حدیث سے شغف ہو گیا'(۳) اور علم حدیث کی قابل رشک خدمت انجام دی۔

٭ امام ابن حجر رحمہ اللہ نے ملک شام کے سفر کے دوران ظہر و عصر کے درمیان ایک ہی نشست میں امام طبرانی رحمہ اللہ کی کتاب **المعجم الصغير** کا مطالعہ کر لیا۔(۴)

خودداری و جفاکشی وقت کی قدردانی اور حوصلہ بلندی کے ساتھ طالب علم کے لیے خودداری و جفاکشی بھی لازمی ہے' جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: **لَنْ يَنَالَ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يُذَاقَ فِيهِ طَعْمُ الْفَقْرِ** (۵)

ترجمہ: یہ کام (حصول علم) اس وقت تک ہرگز ناممکن ہے جب تک کہ اس میں محتاجی کا مزہ نہ چکھا جائے۔

اور امام سحنون رحمہ اللہ نے فرمایا: **لَا يَصْلُحُ الْعِلْمُ لِمَنْ يَأْكُلُ حَتّٰى يَشْبَعَ** (۶)

ترجمہ: جو شکم سیر ہو کر کھاتا ہے علم اس کے مناسب نہیں۔

---

(۱) العقود الدرية من مناقب شيخ الاسلام أحمد بن تيمية رحمه الله لابن عبد الهادي المقدسي' مصنفات الشيخ رحمه الله۔
(۲) مجموع الفتاوى لابن تيمية رحمه الله' العقيدة' مناظرة في العقيدة الواسطية۔
(۳) الدرر الكامنة في الأعيان المائة الثامنة لابن حجر رحمه الله' ذكر من اسمه علي۔
(۴) فهرس الفهارس والأثبات ومعجم المعاجم والمشيخات والمسلسلات لمحمد الكتاني رحمه الله' حرف النون' سوانح حیات نمبر ۵۸۹' ابن السنوسی۔
(۵) ترتيب المدارك وتقريب المسالك للقاضي عياض رحمه الله' مذهب مالك رحمه الله' باب في حكمه ووصاياه وآدابه۔
(۶) الشفا بتعريف حقوق المصطفى للقاضي عياض رحمه الله' الباب الثاني في تكميل۔۔۔ الفصل السابع حالته ﷺ في الضروريات۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال سے بے نیازی اور علم سے دل چسپی پیدا کرنے کے لیے علم اور مال دونوں کے درمیان امام ابن قیم رحمہ اللہ نے بڑا ہی دل چسپ موازنہ کیا اور فرمایا کہ علم مال کی بہ نسبت چالیس اعتبارات سے بہتر ہے :

✵ علم انبیاء کی میراث ہے' جب کہ مال مال داروں اور بادشاہوں کی میراث ہے۔

✵ علم صاحبِ علم کی حفاظت کرتا ہے' جب کہ مال دار کو مال کی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔

✵ علم عام کرنے سے بڑھتا ہے' جب کہ مال خرچ کرنے پر گھٹتا ہے۔

✵ علم صاحبِ علم کے ساتھ قبر میں داخل ہوتا ہے' جب کہ مال مال دار کی موت کے ساتھ ہی رخصت ہو جاتا ہے۔

✵ علم مال پر اپنا حکم چلاتا ہے' جب کہ مال کی علم پر حکومت نہیں چل سکتی ہے۔

✵ نفع بخش علم صرف اہل ایمان کو نصیب ہوتا ہے' جب کہ مال مومن و کافر' اور نیک و فاجر سب کو حاصل ہوتا ہے۔

✵ صاحبِ علم کے محتاج' بادشاہ اور بادشاہ سے کم درجے والے بھی رہتے ہیں' جب کہ دولت مند کے محتاج صرف حاجت مند ہی رہتے ہیں (اور خوش حال لوگ دولت مند کے محتاج نہیں رہتے ہیں)۔

✵ حصول علم سے نفس کا تزکیہ ہوتا ہے' جب کہ مال کی حرص سے نفس بخیلی اور کنجوسی کا شکار ہو جاتا ہے۔

✵ علم سے عاجزی' خاک ساری' انکساری' تواضع اور نرم مزاجی پیدا ہوتی ہے' جب کہ مال سے غرور' تکبر' گھمنڈ' فخر' سرکشی' اور ظلم و زیادتی پنپتی ہے۔

✵ علم اطاعت و عبادت کے لیے آسانی پیدا کرتا ہے' جب کہ مال اطاعت و عبادت کے لیے رکاوٹ بن سکتا ہے۔

✵ علم سے مالا مال کو محرومی کا اندیشہ نہیں رہتا ہے' جب کہ دولت سے مالا مال کو فقر و فاقے کا خدشہ لگا رہتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٭ علم صاحب علم کو اپنے خالق و مالک کا بندہ بناتا ہے' جب کہ مال مال دار کو اپنا غلام بنالیتا ہے۔

٭ علم کی رغبت اور طلب ہر اطاعت کی اصل اور جڑ ہے' جب کہ مال و دنیا سے محبت ہر برائی کی بنیاد ہے۔

٭ علم کا تعلق روح سے بھی رہتا ہے' جب کہ مال صرف جسم سے وابستہ رہتا ہے۔

٭ علم اللہ والا بناتا ہے' جب کہ مال دنیادار بنا دیتا ہے۔

٭ علم میں برکت صاحب علم اور دیگر افراد کے لیے حیات بخش ثابت ہوتی ہے' جب کہ مال کی کثرت (بسا اوقات) جان لیوا ثابت ہو جاتی ہے۔

٭ علم کی لذت حقیقی و دائمی لذت ہے' جب کہ مال کی لذت عارضی' فانی' غیر یقینی اور کبھی حیوانی ثابت ہو جاتی ہے۔

٭ علم کی برکت سے امن و سکون اور فرحت و مسرت حاصل ہوتی ہے' جب کہ مال کی کثرت سے خوف و خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

٭ صاحبِ علم کا موت کے بعد بھی ذکر خیر رہتا ہے' جب کہ مال دار کا موت کے بعد کوئی تذکرہ نہیں ہوتا ہے۔

٭ صاحبِ علم موت سے کراہت نہیں کرتا ہے' جب کہ صاحب مال موت سے راہِ فرار اختیار کرنا چاہتا ہے۔ وغیرہ --- (۱)

احتیاط و علمی تواضع سیکھنے اور سکھانے کے لیے جہاں بے جا حیا اور غرور تکبر سے بچنا ضروری ہے' وہیں علمی تواضع کا لحاظ رکھنا بھی لازم ہے' جیسا کہ صحابہ کرام کا شیوہ تھا' جس کا مشاہدہ کبار تابعین میں عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے کیا اور کہا: أدركت مائة وعشرين من أصحاب رسول اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم يسأل أحدهم عن المسألة فيردها هذا إلى هذا وهذا إلى هذا حتى ترجع إلى الأول(۲)

---

(۱) مفتاح دار السعادة ومنشور ولاية العلم والإرادة لابن القيم رحمہ اللہ. فصل والمقصود أن الله... قال الله تعالیٰ شهد الله... ج/۱ ص/۱۲۹۔

(۲) تلبيس إبليس لابن الجوزي رحمہ اللہ 'الباب السادس' ذكر تلبيسه عليهم بإدخالهم...' اور امام ابو خیثمہ رحمہ اللہ نے کتاب العلم میں مختلف الفاظ سے اسے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: میں نے ایک سو بیس صحابہ کو پایا' (جب) ان سے مسئلہ دریافت کیا جاتا تو یہ ان کی جانب مسئلے کو لوٹاتا' اور یہ ان کی جانب مسئلے کو لوٹاتا' حتیٰ کہ مسئلہ پہلے والے صحابی کی طرف لوٹ کر آ تا۔

صحابہ کرام میں اس قدر احتیاط کی وجہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی: وَاللّٰهِ إِنَّ الَّذِي يُفْتِي النَّاسَ فِي كُلِّ مَا يَسْأَلُونَهُ لَمَجْنُونٌ(۱)

ترجمہ: اللہ کی قسم' جو لوگوں کے ہر سوال پر فتویٰ دیتا ہے وہ پکا پاگل ہے۔

ترجیحاتِ علم طلبِ علم میں عام طور پر ترجیحات علم کا لحاظ نہیں رکھا جاتا ہے کہ کونسا علم سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے' اور کس علم کو ثانوی (دوسرے) درجے میں رکھا جانا چاہیے' حالانکہ صحابہ کرام میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس جانب توجہ دلائی' اور فرمایا: كُونُوا رَبَّانِيِّينَ حُلَمَاءَ فُقَهَاءَ، وَيُقَالُ: الرَّبَّانِيُّ الَّذِي يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ (۲)

ترجمہ: ربانی ہونے کا مطلب صبر و تحمل' اور برداشت و بردباری والے' اور دین کی سمجھ رکھنے والے بننا ہے' اور (اس کا معنی یہ بھی) بیان کیا جاتا ہے کہ ربانی وہ ہے جو لوگوں کو بتدریج' (۳) دقیق مسائل سے پہلے واضح مسائل کی تعلیم دیتا ہے۔ (۴)

اساتذہ کا انتخاب موجودہ دور میں صحیح طور پر دینی وابستگی کے ساتھ علم کی سچی تڑپ رکھنے والے سنجیدہ افراد بہت کم ہیں' اور اس قدر ان کی کمی کے باوجود حصول علم کے ذرائع کے انتخاب میں یہ بے راہ روی کے شکار بھی ہو جاتے ہیں' کوئی کسی ایسے مفکر و فلسفی سے علم حاصل کرنے لگتا ہے جس نے خود سلیقے سے پختہ علم حاصل نہ کیا ہو' بلکہ اس کی تعلیمات و نظریات عین مخالف اسلام رہتی ہوں' تو کوئی ایسے عوامی واعظین اور قصہ گو افراد سے علم حاصل کرتا ہے جن کے پاس الفاظ کے ذخیرے' لغت کے خزینے اور ذہنی تفریح کے سوا کچھ نہیں رہتا ہے' تو کوئی ترقی یافتہ دور میں انٹرنٹ

---

(۱) العلم لأبي خيثمة النسائي رحمہ اللہ' اثر نمبر ۱۰' بسند صحیح۔

(۲) صحيح البخاري' كتاب العلم' باب العلم قبل القول والعمل۔

(۳) فتح الباري لابن حجر رحمہ اللہ' المقدمة' الفصل الخامس' فصل رب۔

(۴) فتح الباري لابن حجر رحمہ اللہ' كتاب العلم' باب العلم قبل القول والعمل۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے نادانستہ طور پر ان جان شخصیات وگمراہ کن ویب سائٹس سے علم حاصل کرتا ہے' حالانکہ حصول علم درحقیقت حصول دین ہے جس میں بہت احتیاط برتنی چاہیے' جیسا کہ محدث ومفسر' فقیہ ومجتہد' تعبیر گو جلیل القدر تابعی محمد بن سیرین بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ (۱)

ترجمہ: یقیناً یہ علم دین ہے' تو تم غور وفکر کرلو کہ تم اپنا دین کن سے سیکھ رہے ہو ؟

لہذا جو بھی محض اہل علم کا لبادہ اوڑھ لے' یا جس کو Electronic یا Print media' اور Social network داعی' Brother' Sister بنا کر پیش کرے' یا کوئی ایک مضمون تحریر کردے یا ایک کتاب تصنیف کر لے' یا کوئی عقیدہ ومنہج کو نظر انداز کرکے سیرت وتاریخ پر شعلہ بیانی یا شیریں مقالی کا مظاہرہ کرے' یا کسی موضوع پر کسی عالم کو سن لے یا کوئی ایک کتاب پڑھ لے' یا فرفر انگریزی بولے' اور اپنی شہرت کے لیے بلا شرعی ضرورت تصویر کا استعمال کرے تو وہ صاحب علم نہیں ہوسکتا جو ہر موضوع کے تحت دین کی ترجمانی کر سکے یا جس سے ہر مسئلے میں استفادہ کیا جا سکے۔

امام ابن رشد رحمہ اللہ نے فرمایا: كَانَ الْعِلْمُ فِي الصُّدُوْرِ فَصَارَ الْآنَ فِي الثِّيَابِ (۲)

ترجمہ: علم سینوں میں (محفوظ رہتا) تھا' لیکن فی الوقت (لوگ علم کو Makeup کے ساتھ Screen پر نظر آنے والے) لباس پوشاک (اور وضع قطع) میں (ہی سمجھتے ہیں)۔

موجودہ دور میں بعض نو فارغین مدارس اسلامیہ اور نو مولود داعی صاحبان' عقیدہ اور ایمانیات کے بارے میں ایسے نئے جاہلانہ اجتہادات عوام الناس کے روبرو پیش کر رہے ہیں' جن کی جانب دین کی تکمیل سے پہلے نہ نبی ﷺ نے اشارہ فرمایا اور نہ ہی صحابہ کرام نے لب کشائی کی جسارت کی' کیا اللہ تعالیٰ نے انھیں اس طرز کی اجازت دے رکھی ہے' یا یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور بہتان باندھتے ہیں' (۳)

---

(۱) صحیح مسلم المقدمة باب في أن الإسناد من الدين۔
(۲) خلاصة الأثر في أعيان القرن الحادي عشر لمحمد أمين المحبي حرف الهمزة والألف' ج ۱ ص ۲۷۵۔
(۳) اس مفہوم سے متعلق آیت سورہ یونس ۵۹ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو اللہ ﷻ پر جھوٹ باندھے وہ ناکام (۱) ظالم (۲) اور گنہگار ہے (۳) جب کہ صحابہ کرام کا حال تابعین میں ابوحصین عثمان بن عاصم رحمہ اللہ نے بیان کیا: إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيُفْتِي فِي الْمَسْأَلَةِ لَوْ وَرَدَتْ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، لَجَمَعَ لَهَا أَهْلَ بَدْرٍ (۴)

ترجمہ: یقیناً تم میں سے کوئی مسئلے میں ضرور بضرور فتوی دیتا ہے حالانکہ اگر (یہ مسئلہ) عمر رضی اللہ عنہ کے درپیش ہوتو وہ اس کے (حل) کے لیے اہل بدر (صحابہ) کو جمع کر لیتے۔

مفتی حجاز امام دار الہجرہ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کسی مسئلے میں میں دس سال سے زیادہ عرصے سے غور وفکر کر رہا ہوں لیکن اس میں میرے لیے اب تک کوئی رائے قائم نہیں ہو سکی۔ (۵)

اور کبھی جواب دینا ضروری ہو جاتا تو فرماتے کہ یہ تو محض ہمارا گمان ہے لیکن ہمیں یقین نہیں۔ (۶)

تفسیر حدیث فقہ اصول فقہ اور لغت وادب کے امام امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علم کے متعلق ایسے افراد نے گفتگو کی جو ان کے بعض گفتگو کردہ مسائل میں اگر خاموشی اختیار کر لیتے تو ان کے لیے اللہ ﷻ نے چاہا تو بہت مناسب ہوتا اور وہ (غلطیوں سے) محفوظ رہ سکتے۔ (۷)

امام ابن حزم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علم اور اہل علم پر اس سے زیادہ نقصان دہ کوئی آفت نہیں کہ نااہل لوگ علم وعلماء میں مداخلت کریں کیونکہ وہ جہالت کو علم اور بگاڑ کو سدھار تصور کرتے ہیں۔ (۸)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کسی کے لیے حلال نہیں (یعنی سختی کے ساتھ حرام ہے) کہ دین کے متعلق بلا علم بات کرے یا دین میں بلا علم بات کرنے والوں کی مدد کرے یا دین میں

---

(۱) سورہ یونس/ ۶۹۔

(۲) سورہ آل عمران/ ۹۴۔

(۳) سورۃ النساء/ ۵۰

(۴) تآریخ دمشق لابن عساکر رحمہ اللہ حرف العین عثمان بن عاصم بعض کتابوں میں ابوحصین کے بجائے ابن حصین ہے جو غلط ہے اور صحیح ابوحصین ہے۔

(۵) ترتیب المدارک وتقریب المسالک للقاضي عیاض رحمہ اللہ 'مذهب مالک تحریه في العلم۔۔

(۶) جامع بیان العلم وفضله لابن عبد البر رحمہ اللہ باب معرفة أصول العلم۔

(۷) الرسالة للإمام الشافعي رحمہ اللہ باب البیان الخامس۔

(۸) الأخلاق والسیر في مداواة النفوس لابن حزم رحمہ اللہ العلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے امور داخل کرے جن کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔(۱)

مزید فرمایا کہ جو جاہل ہونے کے باوجود علمائے کرام سے اختلاف رکھتے ہوئے بات کرے تو اسے روکا جائے گا' اگر وہ ہٹ دھرمی کرے تو اسے اسی طرح سے ادب سکھایا جائے گا جیسا کہ اس جیسے جاہلوں کو ادب سکھایا جاتا ہے' اور اسے علمی شہرت حاصل ہونے کے باوجود خلافِ شرع بات کی وجہ سے اس کی بات نہیں مانی جائے گی۔(۲)

مزید فرمایا کہ جو بغیر علم دینی گفتگو کرے وہ جھوٹا ہے' اگرچہ کہ اس نے جان بوجھ کر جھوٹ نہیں کہی ہے۔ (۳)

بعض لوگ بغرضِ شہرت علماء کے غیر راجح فتووں اور شاذ اقوال کو عوام کے سامنے ایک نئی تحقیق کی طرح پیش کرتے ہیں' جب کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مَنْ أَخَذَ بنوادِرِ الْعُلَمَاءِ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ (۴)

ترجمہ: جس نے علماء کے شاذ اقوال کو اختیار کیا تو اسلام سے خارج ہو گیا۔(۵)

اگر کوئی سلف صالحین کے اس شدید ردِّ عمل کا منصفانہ اور حقیقت پسندانہ جائزہ لے تو اسے پتہ چلے گا کہ بے علم یا کم علم افراد درحقیقت اپنے آپ کو اور ساری امت کو دھوکہ دے رہے ہیں' جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ " قِيلَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: "الرَّجُلُ التَّافِهُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ"(۶)

ترجمہ: عنقریب ایسے سال آئیں گے جن میں مکر اور دھوکہ بہت زیادہ ہوگا۔۔۔ان (دنوں) میں رُوَیبِضہ (علم سے عاجز وبے بس(۷) (یا کم علم)(۸) بات کرے گا' پوچھا گیا کہ

---

(۱) مجموع الفتاوی لابن تیمیة رحمہ اللہ الصلاة باب شروط الصلاة ج/ ۲۲' ص/ ۲۴۰۔
(۲) مجموع الفتاوی لابن تیمیة رحمہ اللہ الصلاة باب شروط الصلاة ج/ ۲۲' ص/ ۲۲۷۔
(۳) مجموع الفتاوی لابن تیمیة رحمہ اللہ علم السلوک من تکلم في الدین۔۔۔ ج/ ۱۰' ص/ ۴۴۹۔
(۴) السنن الکبری للبیهقي رحمہ اللہ کتاب الشهادات جماع أبواب من تجوز شهادته۔۔۔باب ماتجوز به شهادة أهل الأهواء۔
(۵) اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے منہ میں پتھر پڑے' شعب الایمان للبیهقي رحمہ اللہ نشر العلم فصل قال وینبغي..
(۶) سنن ابن ماجہ 'کتاب الفتن' باب الصبر علی البلاء' بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' بسند صحیح۔
(۷) إکمال المعلم شرح صحیح مسلم للقاضي عیاض رحمہ اللہ 'کتاب اللقطة' باب استحباب المواساة بفضول المال۔
(۸) کفایة الحاجة في شرح سنن ابن ماجه المعروف بحاشیة السندي علی سنن ابن ماجه۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رویبضہ کیا ہے؟ تو فرمایا کہ بے وزن و بے علم شخص عوامی موضوع پر گفتگو کرے گا۔

واضح رہے کہ بعض روایات میں بے وزن و بے علم کے بجائے نہایت ہی فاسق اور بے وقوف آدمی کے الفاظ ہیں۔

لہذا دینی علم ایسے اہل علم سے حاصل کریں جو دین سیکھنے اور سکھانے میں اللہ ﷻ سے ڈرتے ہوں (۱) لاعلمی پر خاموشی اختیار کرتے ہوں (۲) اور جن کا علم محض کتابی یا صرف انٹرنیٹ سے حاصل کردہ نہ ہو بلکہ کسی معتبر استاذ سے حاصل کردہ ہو۔

کتاب کی روشنی اور استاذ کی موجودگی میں حصول علم کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ تمام کتابوں میں سب سے واضح کتاب قرآن مجید ہے (۳) پھر بھی اس کی تعلیم کے لیے اللہ ﷻ نے نبی ﷺ کو بھیجا (۴) تاکہ تعلیم وتبلیغ کے دوران کسی بھی قسم کی بے راہ روی، بے ترتیبی اور بے اعتدالی نہ ہونے پائے اور ویسے بھی قرآنی مثالوں (تعلیمات) کو عوام الناس کے بالمقابل اہل علم ہی (تو بہتر) سمجھتے ہیں (۵) اور نتیجہ اخذ کرنے کے لیے باتوں کی تہہ تک پہنچتے ہیں (۶) جب حقیقت ایسی ہی ہو تو حقیقت پسندانہ انداز سے حقیقی اہل علم سے ہی علم حاصل کریں (۷) ورنہ صحیح علم ضائع ہو جائے گا، جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مَن تفقَّهَ مِن بُطونِ الكُتُب ضيَّعَ الأحكام (۸)

ترجمہ: جو (محض) کتابوں کے اوراق سے دین فہمی حاصل کرے اس نے (متوقع ومطلوب) احکامات کو ضائع کر دیا۔

مصر سے تعلق رکھنے والے نویں صدی ہجری کے محدث وفقیہ اور مورخ ولغوی احمد الشمنی رحمہ اللہ نے کہا: مَنْ يَأْخذِ العِلمَ عن شيخٍ مشافهةً يكُنْ من الزَّيفِ و التَّصحيفِ في حَرَمِ

ومن يَكُنْ آخِذاً للعلمِ من صحفٍ فعِلمُه عند أهلِ العِلمِ كالعَدَمِ (۹)

---

(۱) سورہ فاطر/ ۲۸۔

(۲) سورہ بنی اسرائیل ۳۶۔

(۳) سورہ یوسف/ ۱۔

(۴) سورۃ البقرۃ/ ۱۲۹، سورۃ آل عمران ۱۶۴، وسورۃ الجمعۃ ۲۔

(۵) سورۃ العنکبوت ۴۳۔

(۶) سورۃ النساء/ ۸۳۔

(۷) سورۃ النحل/ ۴۳، وسورۃ الأنبیاء ۷۔

(۸) تذكرة السامع والمتكلم في أدب العالم والمتعلم لابن جماعة رحمہ اللہ الباب الثاني في أدب المتعلم۔۔۔

(۹) الضوء اللامع لأهل القرن التاسع للامام السخاوي رحمہ اللہ ذكر من اسمه محمد۔۔۔، سوانح حیات نمبر/ ۱۹۷، بعض لوگوں نے ان اشعار کو غلطی سے أبو حیان الأندلسی کی طرف منسوب کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور جو استاذ سے براہِ راست علم حاصل کرتا ہے تو (وہ اپنے علم میں) کھوٹ اور غلطی سے محفوظ رہتا ہے' اور جو کوئی (بغیر استاذ صرف) کتابوں سے علم حاصل کرے تو علماء کے یہاں اس کا علم نہ ہونے کے برابر ہے۔

توجہ طلب بات یہ ہے کہ علم کو حقیقی اہل علم بلکہ جید اور بڑے اہل علم سے حاصل کرنے کے مسئلے کو عقیدے کی معتبر کتابوں میں بھی ذکر کیا گیا ہے' اور جس کی جانب خلفائے راشدین میں امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے توجہ دلائی اور ارشاد فرمایا: أَلَا وَإِنَّ النَّاسَ بِخَيْرٍ مَا أَخَذُوا الْعِلْمَ عَنْ أَكَابِرِهِمْ، وَلَمْ يَقُمِ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، فَإِذَا قَامَ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ فَقَدْ (۱)

ترجمہ: خبردار! لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک کہ وہ اپنے بڑوں سے علم حاصل کریں گے' اور (جب تک علم کے اعتبار سے) چھوٹا بڑے کے روبرو کھڑا نہ ہو' اور جس وقت چھوٹا بڑے کے مقابلے میں کھڑا ہو جائے تو وہ یقیناً (ہلاک ہو جائیں گے)۔

بڑے علماء سے حصول علم کی ترغیب و ہدایت کو عقیدے کی اہم ترین کتاب میں ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب کم علم یا بے ترتیب و بے سلیقہ علم والوں' یا غیر مستند و غیر معتبر افراد سے علم حاصل کیا جائے تو عقیدے اور منہج میں بگاڑ آنے کا قوی خدشہ لگا رہتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یقیناً بعض لوگوں نے کہا کہ دنیا کو اکثر بگاڑنے والے نیم متکلم (اہل کلام)' نیم فقیہ' نیم حکیم' اور نیم نحوی ہیں' نیم متکلم دین کو برباد کر دیتا ہے' نیم فقیہ شہروں میں فساد برپا کر دیتا ہے' نیم حکیم خطرہ جان بن جاتا ہے' اور نیم نحوی زبان خراب کر دیتا ہے۔(۲)

حصول علم کے لیے جہاں محض کتابی علم سے گریز کرتے ہوئے اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمّذ تہ کرنا چاہیے' اور ان میں بھی جیّد اساتذہ کا انتخاب کرنا چاہیے' وہیں ان کے تخصّص (Specialization) رغبت اور مہارت کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے' جیسا کہ امام شوکانی رحمہ اللہ نے فرمایا:

---

(۱) شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة للالكائي رحمه الله باب سياق ذكر من رسم ـــ سياق ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في الحث ـــ' اور اس سے قریبی قول المعجم الكبير للطبراني باب العين خطبة ابن مسعود رضي الله عنه ـــ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(۲) مجموع الفتاوى لابن تيمية رحمه الله الأسماء والصفات الواقفون قسمان ـــ' ج/ ۵' ص/ ۱۱۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی اس وقت تک انصاف پسند نہیں ہوتا جب تک ہر فن کو اہل فن سے حاصل نہ کرے' اگر کوئی علم حدیث کا طالبِ علم محدثین سے علم حدیث تو حاصل کر لے پھر ان ہی سے حدیث کے الفاظ کو سمجھنے کے لیے لغت کا علم حاصل کرے تو وہ ان سے لغت کا علم حاصل کرنے میں غلطی پر ہے' ۔۔۔ اگر نا اہل افراد سے علم حاصل کرے' اور نالائق ہونے کے باوجود علماء کے اقوال کو تولے' تو اندھے جانور کی طرح بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے' (علم کو) درہم برہم کر دیتا ہے' اور ایسی باتیں اور تحقیقات پیش کرتا ہے جن میں دور کی کوڑی لاتا ہے۔(۱)

لیکن کسی مسئلے میں مستقل طور پر اجتہاد اور فتویٰ بازی کے بغیر اگر کوئی معتبر علماء کے ذریعے سلیقے سے علم حاصل کرے اور اہل علم کی سرپرستی و نگرانی میں علمی امانت کے ساتھ علم کی روشنی میں اصلاحی و دعوتی کام انجام دے اور عمل کرے تو کوئی مضائقہ ہی نہیں بلکہ یہ تو لائق تحسین کام ہے۔(۲)

علماء کا احترام یوں تو ہر مسلمان کی عظمت کعبۃ اللہ سے بڑھ کر ہے' (۳) جس کی جان و مال' اور عزت و آبرو کی حفاظت ضروری ہے' لیکن خصوصی طور پر اہل علم کا احترام بے حد لازم ہے' لہذا اگر کوئی طالبِ علم یا صاحبِ علم علماء کا احترام نہ کرے تو اس کا شمار اہل علم میں تو درکنار بلکہ حقیقی مسلمانوں میں بھی نہیں ہوگا' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : " لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ" (۴)

ترجمہ: اس آدمی کا میری امت سے تعلق نہیں جو ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے' اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے' اور ہمارے عالم کا حق نہ جانے۔(۵)

عالم کا حق (جاننے اور ادا کرنے) سے مراد اس (کی شخصیت کا حق نہیں) بلکہ اس کے علم کا حق ہے' لہذا انسان' عالم کی اس قدر و منزلت کو جانے جسے اللہ ﷻ نے اسے عطا فرمایا ہے' اور علم کی وجہ سے بلند درجات پر اسے فائز کیا ہے'(۶) اسی وجہ سے علماء کا احترام اور ان کے حقوق کا پاس و لحاظ انسان کی توفیق

---

(۱) أدب الطلب ومنتهى الأدب للشوكاني رحمه الله' الأسباب التي تودي إلى البعد عن الحق ۔۔۔ حب القرابة والتعصب للأجداد۔

(۲) صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب الدلیل علی دخول ...' بقول سعید بن جبیر رحمہ اللہ۔

(۳) جامع الترمذي أبواب البر والصلة باب ماجاء في تعظيم المؤمن' بقول ابن عمر رضی اللہ عنہما' بسند صحیح۔

(۴) المسند للشاشي رحمہ اللہ مسند صهيب بن سنان ۔۔۔ أبو قبيل عن عبادة رضی اللہ عنہ' بروایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' بسند حسن' واضح رہے کہ یہ حدیث مسند احمد کے بھی کئی طبعات میں موجود تو ہے' لیکن ويعرف لعالمنا حقه کے جملے کے بغیر ہے' اور مسند احمد میں اس جملے کا اضافہ شعیب الأرناؤوط رحمہ اللہ کی تحقیق و تخریج والے طبعے میں ہے۔

(۵) البحر الزخار مسند البزار ج ۷' ص ۱۵۷' ح ۲۷۱۸ میں ہمارے عالم کا حق ادا نہ کرے کے الفاظ ہیں۔

(۶) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر للمناوي رحمہ اللہ حرف اللام' ۵' ص/۳۸۹' ح/۷۵۴۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہدایت ہے' ورنہ انسان کو رسوائی اور نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا' اور وہ گنہگار ہوگا۔(۱)

علماء درحقیقت انبیاء کے وارثین ہیں'(۲) تو جس طرح نبی ﷺ سے اونچی آواز میں گفتگو منع ہے'(۳) اہل علم سے بھی اونچی آواز میں گفتگو نہیں ہونی چاہیے' کیونکہ جس طرح نبی ﷺ کا مذاق اڑانے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے'(۴) جس نے بعض گستاخان نبی جیسے عُتبہ' شیبہ' ولید' اُمیّہ' اور عُقبہ بن ابی مُعیط کو جنگِ بدر میں ہلاک کر دیے'(۵) جس نے عبداللہ بن قِمَئہ جیسے گستاخِ نبی کے ایک جنگلی بکرے کے ذریعے ٹکرے ٹکرے کروا دیا'(۶) جس نے عُتبہ بن ابی لہب جیسے گستاخ رسول پر شیر کو مسلط کر دیا'(۷)۔۔۔ وہی اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کے وارث اہل علم کے گستاخوں کے لیے بھی کافی ہے' جیسا کہ ریاست بخاری کے حاکم خالد بن احمد الذُہلی نے جب امام بخاری رحمہ اللہ کی گستاخی کی اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اس پر بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے حکومت چھین لی' بلکہ اسے اس قدر ذلیل کیا کہ اسے بغداد میں آخری دم تک قید میں رہنا پڑا۔(۸)

عمل جب ایک طالب علم ذکر کردہ آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے علم حاصل کرلے تو اسے اس علم کے مطابق عمل بھی کرنا چاہیے' کیونکہ وہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہے' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا تَزُولُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ، عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ، وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ "(۹)

---

(۱) التيسير بشرح الجامع الصغير للمناوي رحمہ اللہ حرف اللام' ج/ ۲' ص/ ۳۳۱۔

(۲) سنن أبي داود' أول كتاب العلم' باب الحث على طلب العلم' بروایت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ' بسند صحیح۔

(۳) سورۃ الحجرات/ ۲۔

(۴) سورۃ الحجر/ ۹۵۔

(۵) صحيح البخاري' كتاب الوضوء' باب إذا ألقي على ظهر المصلي۔۔۔' بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔

(۶) مسند الشاميين للطبراني رحمہ اللہ' ما انتهى إلينا من مسند ثور بن يزيد' ثور عن مكحول۔

(۷) موسوعة الدفاع عن رسول الله ﷺ لعلي بن نايف الشحود' الباب التاسع المتطاولون وعاقبتهم عاقبة عتبة بن أبي لهب الأسود۔

(۸) البداية والنهاية لابن كثير رحمہ اللہ' سنة ست وخمسين ومائتين من توفي فيها من الأعيان' ج/ ۱۴' ۵۳۳۔

(۹) جامع الترمذي أبواب صفة القيامة۔۔۔ باب في القيامة' بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' بسند حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: بروز قیامت انسان کے قدم اس کے رب کے یہاں سے اس وقت تک نہیں ہٹ پائیں گے جب تک کہ اس سے پانچ کاموں کے بارے میں سوال نہ کیا جائے گا' اس کی زندگی کے بارے میں کہ کس کام میں اسے فنا کیا' اس کی جوانی کے بارے میں کس کام میں اسے خاک کیا' اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں پر خرچ کیا' اور جو علم حاصل کیا اس کی روشنی میں کیا عمل کیا۔

امام حسین بن محمد الطیبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پانچویں سوال کے انداز والفاظ کو بدلنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ (عمل) سب سے اہم ترین کام ہے' اور اس حدیث میں اس بات کی جانب اشارہ بھی ہے کہ عمل سے پہلے علم حاصل کرنا چاہیے۔(۱)

اللہ تعالیٰ نے اہل علم یہود کو بے عمل ہونے کی وجہ سے گدھے جیسا قرار دیا' (۲) اور بے عمل افراد سے سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔(۳)

بے عملی کی وجہ سے قیامت کے دن صرف سوال و جواب ہی نہیں ہوگا بلکہ سخت ترین عذاب بھی دیا جائے گا' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "يُجاءُ بالرَّجلِ يومَ القِيامَةِ فيُلْقَى في النَّارِ، فتَنْدلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ، فيدُورُ كما يدُورُ الحمارُ برحاهُ، فيجتمعُ أَهْلُ النَّارِ عليه فيقُولُون: أيْ فُلانُ ما شأنُكَ؟ أليْسَ كُنْتَ تأْمُرُنا بالْمعْرُوفِ وتَنْهانا عنِ المُنْكرِ؟ قال: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ ولا آتيه، وأنْهاكُمْ عَنِ المُنْكرِ وآتيه"(۴)

ترجمہ: قیامت کے دن آدمی کو لایا جائے گا' پھر آگ میں پھینک دیا جائے گا' جس کی وجہ سے آگ میں اس (کے پیٹ) کی آنتیں خود بخود تیزی سے نکل پڑے گیں' پھر وہ اسی طرح گھومے گا جس طرح گدھا اپنی چکی سمیت گھومتا ہے' پھر جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے' اور پوچھیں گے کہ

---

(۱) تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي للمباركفوري رحمہ اللہ' واضح رہے کہ امام حسین بن محمد طیبی رحمہ اللہ (ت: ۷۴۳ھ) کے لیے بعض کتابوں میں غلطی سے حسن بن محمد لکھا گیا ہے۔

(۲) سورۃ الجمعۃ ۵' مع تفسیر ابن کثیر۔

(۳) سورۃ الصف ۲۔

(۴) صحيح البخاري' كتاب بدء الخلق باب صفة النار' بروایت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے فلاں! تیرا کیا ماجریٰ ہے؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا' اور برائی سے نہیں روکتا تھا؟ تو وہ کہے گا کہ میں تو تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن نیکی نہیں کرتا تھا' برائی سے تو روکتا تھا لیکن برائی کرتا تھا۔

ابن المبارک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علم کے لیے سب سے پہلے نیت (کی اصلاح) ضروری ہے' پھر (علم کو) غور سے سننا ہوگا' پھر سمجھنا ہوگا' پھر (دل ودماغ میں یا کتاب میں) اسے محفوظ کرنا ہوگا' پھر (اس کے مطابق) عمل کرنا ہوگا' پھر (اس کی) نشرواشاعت کرنی ہوگی۔ (۱)

حصول علم کے اور بھی آداب ہیں' جنہیں بعض اہل علم نے نثر (Prose) کی شکل میں بیان کیا ہے' اور بعض نے نظم (Poetry) کے طرز پر پیش کیا ہے' جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

أَخي لَن تَنالَ العِلمَ إِلّا بِسِتَّةٍ ... سَأُنبيكَ عَن تَفصيلِها بِبَيانِ

ذَكاءٌ وَحِرصٌ وَاِجتِهادٌ وَبُلغَةٌ ... وَصُحبَةُ أُستاذٍ وَطولُ زَمانِ (۲)

ترجمہ: میرے (طالب علم) بھائی! آپ چھ خوبیوں کے بغیر ہرگز علم حاصل نہیں کر سکتے ہیں' جن کی تفصیل وضاحت کے ساتھ میں تمہیں بتاؤں گا' ذہانت وچالاکی' رغبت ودلچسپی' سخت محنت' کفایت شعاری' استاذ کا ساتھ' اور طویل وقت لگانا۔

دعا دعا درحقیقت عبادت ہے' (۳) جو اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند ہے' (۴) اسی لیے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے:

"اللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَزِدْنِي عِلْمًا" (۵)

---

(۱) جامع بيان العلم وفضله لابن عبد البر رحمہ اللہ باب منازل العلماء۔

(۲) ديوان الإمام الشافعي رحمہ اللہ' بعض کتابوں میں اجتهاد یعنی سخت محنت کے بجائے افتقار یعنی استاذ کی ضرورت' اور محتاجی' بلغة یعنی کفایت شعاری کے بجائے غربة یعنی اجنبیت اختیار کرنا اور سفر کرنا' اور صحبة أستاذ یعنی استاذ کی رفاقت کے بجائے تلقين أستاذ یعنی استاذ کا سمجھانا مراد ہے۔

(۳) جامع الترمذي' أبواب تفسير القرآن' باب ومن سورة البقرة' بروایت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ' بسند صحیح۔

(۴) جامع الترمذي' أبواب الدعوات' باب ما جاء في فضل الدعاء' بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' بسند حسن۔

(۵) جامع الترمذي' باب منه بعد باب في العفو والعافية' بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' بسند صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اے اللہ ﷻ! تو نے مجھے جو علم عطا کیا ہے اس سے مجھے فائدہ پہنچا اور مجھے وہ علم دے جو میرے لیے نفع بخش ہو اور میرے علم میں اضافہ فرما۔

رسول اللہ ﷺ نے جہاں اللہ ﷻ سے نفع بخش علم کا سوال کیا کرتے تھے وہیں بے فیض علم سے اللہ ﷻ کی پناہ بھی طلب کیا کرتے تھے جیسا کہ فرمایا:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ :

مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ،

وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ،

وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ،

وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ" (۱)

ترجمہ: اے اللہ ﷻ! بے شک میں ان چار امور سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں

ایسے علم سے جو نفع بخش نہ ہو

ایسے دل سے جس میں نرمی نہ ہو

ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو

اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔

---

(۱) السنن الکبری للنسائي كتاب الاستعاذة، الاستعاذة من قلب لا يخشع، بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بسند حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

- دینی علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے۔
- دینی علم اللہ تعالیٰ کی اول رحمت اور افضل نعمت ہے۔
- طلب علم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے برابر ہے۔
- دنیا کی صحیح قیادت کے لیے دینی تعلیم لازم ہے۔
- نفع بخش علم کا پھل موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔
- فرض علم نفل عبادت سے افضل ہے۔
- دینی علم سے غفلت علامت قیامت بلکہ ہلاکت انسانیت ہے۔
- دنیوی علوم بھی نیک نیتی پر باعث اجر وثواب ہو سکتے ہیں۔
- اہل علم تمام مخلوقات کی دعائے مغفرت کے حقدار ہیں۔
- اہل علم انبیاء کے وارثین ہیں۔
- اہل علم فرشتوں سے بھی ممتاز ہیں۔
- کتاب وسنت کے دائرے میں اہل علم کی اطاعت واجب ہے۔
- اہل علم کے لیے جنت کی بشارت ہے۔
- حصول علم کے لیے اخلاص ونیک نیتی، تقوی وپرہیزگاری، تواضع وبے باکی، توجہ ودلچسپی، خودداری وجفاکشی، وقت کی قدردانی اور بلند ہمتی مطلوب ہے، علاوہ ازیں محنت ومشقت کے ساتھ ساتھ ترجیحات علم کا لحاظ رکھنا اور موزوں اساتذہ اور مناسب ذرائع اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرس مراجع ومصادر

قرآن کریم

کتب تفسیر وعلوم قرآن

2 الكتاب: تفسير القرآن العظيم لابن أبي حاتم' المؤلف: أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن المنذر التميمي، الحنظلي، الرازي ابن أبي حاتم (المتوفى: 327هـ) المحقق: أسعد محمد الطيب' الناشر: مكتبة نزار مصطفى الباز - المملكة العربية السعودية 'الطبعة: الثالثة - 1419هـ

3 الكتاب: تفسير القرآن العظيم' المؤلف: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: 774هـ) المحقق: سامي بن محمد سلامة' الناشر: دار طيبة للنشر والتوزيع الطبعة: الثانية 1420هـ - 1999م' عدد الأجزاء: 8

4 الكتاب: الجامع لأحكام القرآن ' المؤلف: أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي (المتوفى: 671هـ) المحقق: هشام سمير البخاري' الناشر: دار عالم الكتب، الرياض، المملكة العربية السعودية 'الطبعة: 1423هـ/2003م

5 الكتاب: تفسير الطبري = جامع البيان عن تأويل اي القرآن ' المؤلف: محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري (المتوفى: 310هـ) تحقيق: الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي' بالتعاون مع مركز البحوث والدراسات الإسلامية بدار هجر الدكتور عبد السند حسن يمامة' الناشر: دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان' الطبعة: الأولى، 1422هـ - 2001م ' عدد الأجزاء: 26 مجلد 24 مجلد ومجلدان فهارس

6 الكتاب: الدر المصون في علوم الكتاب المكنون ' المؤلف: أبو العباس، شهاب الدين، أحمد بن يوسف بن عبد الدائم المعروف بالسمين الحلبي (المتوفى: 756هـ) ' المحقق: الدكتور أحمد محمد الخراط' الناشر: دار القلم، دمشق' عدد الأجزاء: 11

7 الكتاب: اللباب في علوم الكتاب' المؤلف: أبو حفص سراج الدين عمر بن علي بن عادل الحنبلي الدمشقي النعماني (المتوفى: 775هـ) المحقق: الشيخ عادل أحمد عبد الموجود والشيخ علي محمد معوض ' الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت / لبنان ' الطبعة: الأولى، 1419 هـ - 1998م' عدد الأجزاء: 20

8 الكتاب: محاسن التأويل' المؤلف: محمد جمال الدين بن محمد سعيد بن قاسم الحلاق القاسمي (المتوفى: 1332هـ) المحقق: محمد باسل عيون السود' الناشر: دار الكتب العلميه - بيروت' الطبعة: الأولى - 1418هـ

کتب حدیث وعلوم حدیث

9 الكتاب: إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة ' المؤلف: أبو العباس شهاب الدين أحمد بن أبي بكر بن إسماعيل بن سليم بن قايماز بن عثمان البوصيري الكناني الشافعي (المتوفى:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

840هـ)تقديم: فضيلة الشيخ الدكتور أحمد معبد عبد الكريم ' المحقق: دار المشكاة للبحث العلمي بإشراف أبو تميم ياسر بن إبراهيم' دار النشر: دار الوطن للنشر، الرياض' الطبعة: الأولى، 1420هـ-1999م

10 الكتاب: الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري' المؤلف: محمد بن إسماعيل أبو عبد الله البخاري الجعفي' المحقق: محمد زهير بن ناصر الناصر، الناشر: دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي) الطبعة: الأولى، 1422هـ عدد الأجزاء:9

11 الكتاب: الرحلة في طلب الحديث' المؤلف: أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (المتوفى: 463هـ) المحقق: نور الدين عتر' الناشر: دار الكتب العلمية-بيروت الطبعة: الأولى، 1395'عدد الأجزاء:1

12 الكتاب: سنن ابن ماجه 'المؤلف: ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، وماجه اسم أبيه يزيد (المتوفى: 273هـ) تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي ' الناشر: دار إحياء الكتب العربية - فيصل عيسى البابي الحلبي' عدد الأجزاء:2

13 الكتاب: سنن أبي داود' المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِستاني (المتوفى: 275هـ) المحقق: شعيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي الناشر: دار الرسالة العالمية' الطبعة: الأولى، 1430هـ-2009م 'عدد الأجزاء:7

14 الكتاب: سنن الترمذي' المؤلف: محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي ،أبو عيسى (المتوفى: 279هـ) تحقيق وتعليق: أحمد محمد شاكر (جـ1، 2) ومحمد فؤاد عبد الباقي (جـ3) وإبراهيم عطوة عوض المدرس في الأزهر الشريف (جـ4، 5) الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي - مصر الطبعة: الثانية، 1395هـ-1975م 'عدد الأجزاء:5أجزاء.

15 الكتاب: السنن الكبرى' المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458هـ) المحقق: محمد عبد القادر عطا 'الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان' الطبعة: الثالثة، 1424هـ-2003م

16 الكتاب: السنن الكبرى' المؤلف: أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي (المتوفى: 303هـ) حققه وخرج أحاديثه: حسن عبد المنعم شلبي 'أشرف عليه: شعيب الأرناؤوط' قدم له: عبد الله بن عبد المحسن التركي' الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت' الطبعة: الأولى، 1421 هـ-2001م 'عدد الأجزاء: (10و2فهارس)

17 فردوس الأخبار بمأثور الخطاب' يا الفردوس بمأثور الخطاب يا مسند الفردوس للديلمي

18 الكتاب: الكفاية في علم الرواية 'المؤلف: أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (المتوفى: 463هـ) المحقق: أبو عبد الله السورقي، إبراهيم حمدي المدني' الناشر: المكتبة العلمية - المدينة المنورة' عدد الأجزاء:1

19 الكتاب: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد 'المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (المتوفى: 807هـ) المحقق: حسام الدين القدسي ' الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة عام النشر: 1414هـ، 1994م' عدد الأجزاء:10

20 الكتاب: المستدرك على الصحيحين 'المؤلف: أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع (المتوفى: 405هـ) تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا' الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت' الطبعة: الأولى، 1411 - 1990' عدد الأجزاء:4

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21 الكتاب: مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار ' المؤلف: أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد الله العتكي المعروف بالبزار (المتوفى: 292هـ) المحقق: محفوظ الرحمن زين الله، (حقق الأجزاء من 1 إلى 9) وعادل بن سعد (حقق الأجزاء من 10 إلى 17) وصبري عبد الخالق الشافعي (حقق الجزء 18) الناشر: مكتبة العلوم والحكم - المدينة المنورة ' الطبعة: الأولى، (بدأت 1988م، وانتهت 2009م) عدد الأجزاء: 18

22 الكتاب: مسند الدارمي المعروف بـ (سنن الدارمي) ' المؤلف: أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بهرام بن عبد الصمد الدارمي، التميمي السمرقندي (المتوفى: 255هـ) تحقيق: حسين سليم أسد الداراني ' الناشر: دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية ' الطبعة: الأولى، 1412هـ - 2000م ' عدد الأجزاء: 4

23 الكتاب: المسند للشاشي ' المؤلف: أبو سعيد الهيثم بن كليب بن سريج بن معقل الشاشي البنكثي (المتوفى: 335هـ) المحقق: د. محفوظ الرحمن زين الله ' الناشر: مكتبة العلوم والحكم - المدينة المنورة ' الطبعة: الأولى، 1410 ' عدد الأجزاء: 2

24 الكتاب: مسند الشاميين ' المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360هـ) المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي ' الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت ' الطبعة: الأولى، 1405 - 1984 عدد الأجزاء: 4

25 الكتاب: المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ' المؤلف: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: 261هـ) المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي ' الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت ' عدد الأجزاء: 5

26 الكتاب: المعجم الأوسط ' المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360هـ) المحقق: طارق بن عوض الله بن محمد ، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني ' الناشر: دار الحرمين - القاهرة ' عدد الأجزاء: 10

27 الكتاب: المعجم الكبير ' المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360هـ) المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي ' دار النشر: مكتبة ابن تيمية - القاهرة ' الطبعة: الثانية ' عدد الأجزاء: 25 ' ويشمل القطعة التي نشرها لاحقا المحقق الشيخ حمدي السلفي من المجلد 13 (دار الصميعي - الرياض / الطبعة الأولى، 1415هـ - 1994م)

شروح كتب حديث وكتب فقه

28 الكتاب: إعانة الطالبين على حل ألفاظ فتح المعين (هو حاشية على فتح المعين بشرح قرة العين بمهمات الدين) المؤلف: أبو بكر (المشهور بالبكري) عثمان بن محمد شطا الدمياطي الشافعي (المتوفى: 1310هـ) الناشر: دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع ' الطبعة: الأولى، 1418هـ - 1997م

29 الكتاب : إكمال المعلم شرح صحيح مسلم - للقاضي عياض ' المؤلف : العلامة القاضي أبو الفضل عياض اليحصبي 544هـ ' عدد الأجزاء / 8

30 الكتاب: تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي ' المؤلف: أبو العلا محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم المباركفورى (المتوفى: 1353هـ) الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت ' عدد الأجزاء: 10

31 الكتاب: التيسير بشرح الجامع الصغير ' المؤلف: زين الدين محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفين بن علي بن زين العابدين الحدادي ثم المناوي القاهري (المتوفى: 1031هـ) الناشر: مكتبة الإمام الشافعي - الرياض ' الطبعة: الثالثة، 1408هـ - 1988م ' عدد الأجزاء: 2

32 الكتاب: الرسالة ' المؤلف: الشافعي أبو عبد الله محمد بن إدريس بن العباس بن عثمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن شافع بن عبد المطلب بن عبد مناف المطلبي القرشي المكي (المتوفى: 204هـ)المحقق: أحمد شاكر ' الناشر: مكتبه الحلبي، مصر 'الطبعة: الأولى، 1358هـ/1940م

33 الكتاب: سبل السلام' المؤلف: محمد بن إسماعيل بن صلاح بن محمد الحسني، الكحلاني ثم الصنعاني، أبو إبراهيم، عز الدين، المعروف كأسلافه بالأمير (المتوفى: 1182هـ) الناشر: دار الحديث' عدد الأجزاء: 2

34 الكتاب: شرح سنن أبي داود 'المؤلف: عبدالمحسن العباد

35 الكتاب: عون المعبود شرح سنن أبي داود، ومعه حاشية ابن القيم: تهذيب سنن أبي داود وإيضاح علله ومشكلاته' المؤلف: محمد أشرف بن أمير بن علي بن حيدر، أبو عبد الرحمن، شرف الحق، الصديقي، العظيم آبادي (المتوفى: 1329هـ)الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت' الطبعة: الثانية، 1415هـ عدد الأجزاء: 14

36 الكتاب: فتح الباري شرح صحيح البخاري 'المؤلف: أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني الشافعي' الناشر: دار المعرفة - بيروت، 1379' رقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: محمد فؤاد عبد الباقي' قام بإخراجه وصححه وأشرف على طبعه: محب الدين الخطيب' عليه تعليقات العلامة: عبد العزيز بن عبد الله بن باز' عدد الأجزاء: 13

37 الكتاب: فيض القدير شرح الجامع الصغير 'المؤلف: زين الدين محمد المدعو بـ عبد الرؤوف بن تاج العارفين بن علي بن زين العابدين الحدادي ثم المناوي القاهري (المتوفى: 1031هـ)الناشر: المكتبة التجارية الكبرى - مصر ' الطبعة: الأولى، 1356 عدد الأجزاء: 6 مع الكتاب: تعليقات يسيرة لماجد الحموي

38 الكتاب: كفاية الحاجة في شرح سنن ابن ماجه = حاشية السندي على سنن ابن ماجه المؤلف: محمد بن عبد الهادي التتوي، أبو الحسن، نور الدين السندي (المتوفى: 1138هـ)الناشر: دار الجيل – بيروت

39 الكتاب: مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح' المؤلف: علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري (المتوفى: 1014هـ)الناشر: دار الفكر، بيروت - لبنان' الطبعة: الأولى، 1422هـ - 2002م' عدد الأجزاء: 9

40 الكتاب: نيل الأوطار 'المؤلف: محمد بن علي بن محمد بن عبد الله الشوكاني اليمني (المتوفى: 1250هـ) تحقيق: عصام الدين الصبابطي' الناشر: دار الحديث، مصر' الطبعة: الأولى، 1413هـ - 1993م' عدد الأجزاء: 8

کتب عقیدہ

41 الكتاب: شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة' المؤلف: أبو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي اللالكائي (المتوفى: 418هـ) تحقيق: أحمد بن سعد بن حمدان الغامدي الناشر: دار طيبة - السعودية' الطبعة: الثامنة، 1423هـ/2003م' عدد الأجزاء: 9 أجزاء (4 مجلدات) - الجزء 9 تجده منفردا باسم: كرامات الأولياء

کتب سیرت

42 الكتاب: الشفا بتعريف حقوق المصطفى - مذيلا بالحاشية المسماة مزيل الخفاء عن ألفاظ الشفاء' المؤلف: أبو الفضل القاضي عياض بن موسى اليحصبي (المتوفى: 544هـ) الحاشية: أحمد بن محمد بن محمد الشمنى (المتوفى: 873هـ) الناشر: دار الفكر الطباعة والنشر والتوزيع' عام النشر: 1409 هـ - 1988م' عدد الأجزاء: 2

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب فتاویٰ

43 الكتاب: مجموع الفتاوى' المؤلف: تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن تيمية الحراني (المتوفى: 728هـ)' المحقق: عبد الرحمن بن محمد بن قاسم' الناشر: مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المدينة النبوية، المملكة العربية السعودية' عام النشر: 1416هـ/1995م

کتب سیر وتراجم

44 الكتاب: تاج التراجم' المؤلف: أبو الفداء زين الدين أبو العدل قاسم بن قطلوبغا السودوني (نسبة إلى معتق أبيه سودون الشيخوني) الجمالي الحنفي (المتوفى: 879هـ) المحقق: محمد خير رمضان يوسف' الناشر: دار القلم - دمشق' الطبعة: الأولى، 1413هـ-1992م' عدد الأجزاء: 1

45 الكتاب: تذكرة الحفاظ' المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قايماز الذهبي (المتوفى: 748هـ) الناشر: دار الكتب العلمية بيروت-لبنان' الطبعة: الأولى، 1419هـ-1998م' عدد الأجزاء: 4

46 الكتاب: ترتيب المدارك وتقريب المسالك' المؤلف: أبو الفضل القاضي عياض بن موسى اليحصبي (المتوفى: 544هـ) المحقق: جزء 1: ابن تاويت الطنجي، 1965م' جزء 2، 3، 4: عبد القادر الصحراوي، 1966-1970م' جزء 5: محمد بن شريفة' جزء 6، 7، 8: سعيد أحمد أعراب 1981-1983م' الناشر: مطبعة فضالة - المحمدية، المغرب' الطبعة: الأولى' عدد الأجزاء: 8

47 الكتاب: تاريخ بغداد' المؤلف: أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (المتوفى: 463هـ) المحقق: الدكتور بشار عواد معروف' الناشر: دار الغرب الإسلامي - بيروت' الطبعة: الأولى، 1422هـ-2002م' عدد الأجزاء: 16

48 الكتاب: تاريخ دمشق' المؤلف: أبو القاسم علي بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساكر (المتوفى: 571هـ) المحقق: عمرو بن غرامة العمروي' الناشر: دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع' عام النشر: 1415هـ-1995م

49 الكتاب: التاريخ الكبير' المؤلف: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، أبو عبد الله (المتوفى: 256هـ) الطبعة: دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد - الدكن' طبع تحت مراقبة: محمد عبد المعيد خان' عدد الأجزاء:

50 الكتاب: الجواهر المضية في طبقات الحنفية ' المؤلف: عبد القادر بن محمد بن نصر الله القرشي، أبو محمد، محيي الدين الحنفي (المتوفى: 775هـ) الناشر: مير محمد كتب خانه - كراتشي' عدد الأجزاء: 2

51 الكتاب: الجرح والتعديل' المؤلف: أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن المنذر التميمي، الحنظلي، الرازي ابن أبي حاتم (المتوفى: 327هـ) الناشر: طبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية - بحيدر آباد الدكن - الهند' دار إحياء التراث العربي - بيروت' الطبعة: الأولى، 1271هـ 1952م

52 الكتاب: حلية الأولياء وطبقات الأصفياء' المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (المتوفى: 430هـ) الناشر: السعادة - بجوار محافظة مصر، 1394هـ-1974م' عدد الأجزاء: 10

53 الكتاب: خلاصة الأثر في أعيان القرن الحادي عشر' المؤلف: محمد أمين بن فضل الله بن محب الدين بن محمد المحبي الحموي الأصل، الدمشقي (المتوفى: 1111هـ) الناشر: دار صادر - بيروت' عدد الأجزاء: 4

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

54 الكتاب: الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة ' المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ) المحقق: مراقبة/ محمد عبد المعيد خان ' الناشر: مجلس دائرة المعارف العثمانية - حيدر آباد/ الهند ' الطبعة: الثانية، 1392هـ/ 1972م ' عدد الأجزاء: 6

55 الكتاب: ذيل طبقات الحنابلة ' المؤلف: زين الدين عبد الرحمن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السَلامي، البغدادي، ثم الدمشقي، الحنبلي (المتوفى: 795هـ) ' المحقق: د عبد الرحمن بن سليمان العثيمين ' الناشر: مكتبة العبيكان - الرياض ' الطبعة: الأولى، 1425هـ - 2005م ' عدد الأجزاء: 5

56 الكتاب: سير أعلام النبلاء ' المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ) الناشر: دار الحديث - القاهرة ' الطبعة: 1427هـ - 2006م ' عدد الأجزاء: 18

57 الكتاب: الضوء اللامع لأهل القرن التاسع ' المؤلف: شمس الدين أبو الخير محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن أبي بكر بن عثمان بن محمد السخاوي (المتوفى: 902هـ) الناشر: منشورات دار مكتبة الحياة - بيروت ' عدد الأجزاء: 6

58 الكتاب: العقود الدرية من مناقب شيخ الإسلام أحمد بن تيمية ' المؤلف: شمس الدين محمد بن أحمد بن عبد الهادي بن يوسف الدمشقي الحنبلي (المتوفى: 744هـ)
المحقق: محمد حامد الفقي ' الناشر: دار الكاتب العربي - بيروت ' عدد الأجزاء: 1

59 الكتاب: فهرس الفهارس و الأثبات و معجم المعاجم و المشيخات و المسلسلات
المؤلف: محمد عَبْد الحَيّ بن عبد الكبير ابن محمد الحسني الإدريسي، المعروف بعبد الحي الكتاني (المتوفى: 1382هـ) المحقق: إحسان عباس ' الناشر: دار الغرب الإسلامي - بيروت ص. ب: 5787/113 ' الطبعة: 2، 1982 ' عدد الأجزاء: 2

60 الكتاب: الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة ' المؤلف: حمد بن أحمد أبو عبد الله الذهبي الدمشقي ' الناشر: دار القبلة للثقافة الإسلامية، مؤسسة علو - جدة ' الطبعة الأولى، 1413 - 1992 ' تحقيق: محمد عوامة ' عدد الأجزاء: 2

کتب تاریخ

61 الكتاب: البداية والنهاية ' المؤلف: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: 774هـ) تحقيق: عبد الله بن عبد المحسن التركي ' الناشر: دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان ' الطبعة: الأولى، 1418هـ - 1997م ' سنة النشر: 1424هـ/ 2003م ' عدد الأجزاء: 21 (20 ومجلد فهارس)

کتب تعلیم وتربیت

62 إتحاف الطالب الحاذق اللبيب بما يحصل العلم الرحيب الرطيب ' للعلامة أبي المواهب جعفر بن إدريس ' الشريف الكتاني، رحمه الله تعالى

63 الكتاب: الأخلاق والسير في مداواة النفوس ' المؤلف: أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسي القرطبي الظاهري (المتوفى: 456هـ) الناشر: دار الآفاق الجديدة - بيروت ' الطبعة: الثانية، 1399هـ - 1979م ' عدد الأجزاء: 1

64 الكتاب: أدب الدنيا والدين ' المؤلف: أبو الحسن علي بن محمد بن محمد بن حبيب البصري البغدادي، الشهير بالماوردي (المتوفى: 450هـ) الناشر: دار مكتبة الحياة ' تاريخ النشر: 1986م ' عدد الأجزاء: 1

65 الكتاب: أدب الطلب ومنتهى الأدب ' المؤلف: محمد بن علي بن محمد بن عبد الله الشوكاني اليمني (المتوفى: 1250هـ) ' المحقق: عبد الله يحيى السريحي ' الناشر: دار ابن حزم - لبنان/

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیروت'الطبعة:الأولى، 1419هـ-1998م'عددالأجزاء:1

66 اسم الكتاب/تذكرة السّامع والمتكلّم في آدب العالم والمتعلّم'المؤلف/الشيخ العالم بدر الدين أبو عبدالله محمد بن إبراهيم بن سعدالله ابن جماعة الكناني'المتوفى سنة 733هـ'عددالأجزاء/1

67 الكتاب:تلبيس إبليس'المؤلف:جمال الدين أبو الفرج عبدالرحمن بن علي بن محمد الجوزي (المتوفى:597هـ) الناشر:دار الفكر للطباعة والنشر، بيرزت، لبنان'الطبعة:الطبعة الأولى، 1421هـ/2001م'عددالأجزاء:1

68 الكتاب:جامع بيان العلم وفضله'المؤلف:أبو عمر يوسف بن عبدالله بن محمد بن عبدالبر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى:463هـ) تحقيق:أبي الأشبال الزهيري'الناشر:دار ابن الجوزي، المملكة العربية السعودية'الطبعة:الأولى، 1414هـ-1994م'عددالأجزاء:2

69 الكتاب:الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع'المؤلف:أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (المتوفى:463هـ) المحقق:د.محمود الطحان'الناشر:مكتبة المعارف-الرياض'عددالأجزاء:2

70 الكتاب:الزهد'المؤلف:أبو سفيان وكيع بن الجراح بن مليح بن عدي بن فرس بن سفيان بن الحارث بن عمرو ابن عبيد بن رؤاس الرؤاسي (المتوفى:197هـ) حققه وقدم له وخرج أحاديثه وآثاره:عبدالرحمن عبدالجبار الفريوائي'الناشر:مكتبة الدار، المدينة المنورة'الطبعة:الأولى، 1404هـ-1984م'عددالأجزاء:1

71 الكتاب:العلم'المؤلف:زهير بن حرب أبو خيثمة النسائي'الناشر:المكتب الإسلمي-بيروت'الطبعة الثانية، 1403-1983'تحقيق:محمد ناصر الدين الألباني'عددالأجزاء:1

72 الكتاب:كتاب العلم'المؤلف:محمد بن صالح بن محمد العثيمين (المتوفى: 1421هـ) المحقق:صلاح الدين محمود'الناشر:مكتبة نور الهدى

73 الكتاب:الفوائد'المؤلف:محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (المتوفى:751هـ) الناشر:دار الكتب العلمية-بيروت'الطبعة:الثانية، 1393هـ-1973م'عدد الأجزاء:1

74 الكتاب:مفتاح دار السعادة ومنشور ولاية العلم والإرادة'المؤلف:محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (المتوفى:751هـ) الناشر:دار الكتب العلمية-بيروت

75 الكتاب:الوقت وأهميته في حياة المسلم'جمعه وأعده الباحث في القرآن والسنة علي بن نايف الشحود

کتب لغت وادب

76 الكتاب:جواهر الأدب في أدبيات وإنشاء لغة العرب'المؤلف:أحمد بن إبراهيم بن مصطفى الهاشمي (المتوفى:1362هـ) أشرفت على تحقيقه وتصحيحه:لجنة من الجامعيين'الناشر:مؤسسة المعارف، بيروت'عددالأجزاء:2

77 الكتاب:ديوان الإمام الشافعي رحمه الله

78 الكتاب:شرح ديوان المتنبي'المؤلف:أبو الحسن علي بن أحمد بن محمد بن علي الواحدي، النيسابوري، الشافعي (المتوفى:468هـ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولف کی دیگر نگارشات

1 ضوابط الجرح والتعديل من مقدمة ميزان الاعتدال في نقد الرجال للذهبي۔

2 الجد الحثيث في الكشف عن آداب طالب الحديث۔

3 قطع المفاوز وفتح النوافذ إلى حقيقة شخصية يزيد بن معاوية بين أهل السنة والروافض۔

4 خلاصہ توحید برائے دعاۃ و مبلغین

5 اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان اور توحید کی بنیادی تعلیمات حصہ اول۔

6 اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان اور توحید کی بنیادی تعلیمات حصہ دوم۔

7 علم غیب

8 جائز و ناجائز تبرک

9 فضائل و مسائل زکاۃ

10 قربانی کے احکام و مسائل

11 صدقہ فطر کے احکام و مسائل

12 فسادات اور اسلام

13 زنا مسلم معاشرے میں پھیلتا ہوا ایک سنگین گناہ

وغیرہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

The Importance of

Islamic Education,

and it's Virtue, and few important manners of learning